چراغ حرا

مسرور کیفی

نعتیہ مجموعۂ کلام

چراغِ حرا

مسرور کیفی

عروجِ ادب

رمضان اسٹریٹ۔ کراچی نمبر ۲

ناشر ـــــــ الطاف ملک

مطبع ـــــــ مشرق پریس

خطاط ـــــــ مرزا مبارک علی

تزئین ـــــــ لنکرز ڈائنامک لمیٹڈ

بار اوّل ـــــ جنوری ۱۹۷۸ء

قیمت ـــــ ۲۰ روپے

25
45

سول ایجنٹ

اقبال بک ہاؤس ـ صدر کراچی ۳

عرضِ ناشر

میں نہ تو پیشہ ور ناشر ہوں اور نہ نشر و اشاعت کا مجھے کوئی عملی تجربہ ہے لیکن یہ کتنی عجیب بات ہے کہ میں ایک ایسے شخص کی کتاب چھاپنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں جو خود ڈھیر ساری کتابوں کے ناشر ہیں۔

جناب سرور کیفی سے میرا دیرینہ تعلق ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ گذشتہ سال دوران حج بھی ہم رفیقِ سفر رہے لیکن نعت کے سلسلے میں میری معلومات لغوی معنی تک محدود تھی۔ نعت کے اعجاز اور اس کی لطافت سے یکسر عاری تھا۔ نعت کی حقیقت مجھ پر مدینہ منورّہ میں اس وقت منکشف ہوئی جب میں نے سرور کیفی صاحب کو بڑی وارفتگی اور لگن کیساتھ فکرِ سخن میں محو دیکھا۔ اُن کو نعتیں کہتے دیکھ کر اور اُن سے اُن کی نعتیں سُن کر میرے قلب پر وجد سا طاری رہنے لگا اور پھر جب انہوں نے اپنا نعتیہ مجموعۂ کلام چھپوانے کا فیصلہ کیا تو میں نے اسے ایک بہت بڑی سعادت سمجھ کر کتاب کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اس ضمن میں میں جناب سرور کیفی کے بھائی محترم محمد رمضانؒ ان کے دیرینہ دوست جناب اسرار عارفی اور خصوصاً جناب مرزا مبارک علی کے بھرپور پُرخلوص تعاون کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں

الطاف ملکؔ

۱۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء

حرفِ اوّل

نعتِ سرورِ کونین اور بعثتِ سرورِ کائنات کی تاریخیں شانہ بشانہ چل رہی ہیں۔ نعت کے مقدس و بابرکت باب میں تاریخی عظمتوں کی حامل جن جن شخصیتوں نے اپنی اپنی عقیدتوں کے پھول نچھاور کئے۔ تفصیل اس اجمال کی بڑی طویل اور وقت طلب ہے۔ جس کی یہاں گنجائش ہے اور نہ مجھ میں اس کا یارا۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ اُن سے یہ دنیائے رنگ و بُو تاابد مہکتی رہے گی۔ لیکن صدیوں کے اس سفر کے بعد بھی اس سلسلہ میں اگر کچھ کہا جاسکتا ہے تو صرف اس قدر کہ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق نہ ادا ہو سکا کبھی
کہنے کو ہم نے نعت کہی بار ہا کہی

اور پھر بشر سے خیر البشرؐ کی نعت کا حق ادا ہو بھی تو کیسے؟ کہ اُنؐ کی ذات بابرکات اور اعلیٰ صفات کے لئے تو خود خالقِ کائنات قرآن مجید میں وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کے الفاظ سے مدح سرا ہیں پھر بھی ؎

ذکرِ حبیبؐ کم نہیں وصلِ حبیب سے

کے مصداق عقیدت و ارادت کے اظہار کا سلسلہ جس طرح روزِ اوّل سے جاری

وساری تھا۔ آج بھی جاری وساری ہے اور ابد تک جاری وساری رہیگا۔
جس طرح خیر البشر حیات النبی ہیں۔ اسی طرح گلستانِ نعت بھی ہمیشہ سرسبز
وشاداب اور تر و تازہ رہے گا۔
میں اپنی نعت گوئی کی سعادت سے متعلق اگر کچھ کہہ سکتا ہوں تو صرف اتنا کہ ؎

دعویٰ کسے ہے نعتِ پیمبرؐ کا دوستو
حسبِ عطائے مالکِ ہر دوسرا کہی

آخر میں اپنے قارئین کرام سے ملتجی ہوں کہ وہ میرے اس جذبۂ اظہارِ عقیدت کی
بارگاہِ نبویؐ میں قبولیت کے لئے دعا کریں کہ یہی میرے لئے دنیا اور آخرت کا
ایک لازوال اثاثہ ہے اور ان سے یہ بھی استدعا ہے کہ وہ اس کلام کے بارے
میں اپنے تاثرات سے مجھے ضرور نوازیں۔

مسرور کیفی
کندن اسٹریٹ۔ کراچی ۲

۲۱ر دسمبر ۷۷ء

شاہ بلیغ الدین

مسرور کیفی صاحب سے میں ان کے کلام کے ذریعے متعارف ہوا۔ یہ کلام بڑا رواں اور بے ساختہ ہے۔ اگر جذبِ دروں کی کارفرمائی نہ ہوتی تو ایسا ممکن نہ تھا۔ جو بات قابلِ تحسین ہے وہ یہ کہ سوزِ نہاں کے باوصف مسرور صاحب نعت گوئی کے آداب سے خوب واقف ہیں۔ نعت کو وہ غزل نہیں سمجھتے اس لئے ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کے باوجود آپؐ کے تذکرے میں پورے احترام کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ یہ نعت گوئی میں بڑا مشکل مقام ہے۔ یہاں اکثر شعرا خطا کر جاتے ہیں۔ کچھ احساس کی بے پناہ شدت کی وجہ سے کچھ رسمِ عام کے تابع غیر شعوری طور پر — صورت جو بھی ہو اس میں احتیاط لازمی ہے۔

نعت گوئی مشکل صنفِ سخن ہے اس میں مزاج کی مناسبت بہت ضروری ہے مسرور کیفی صاحب کو یہ دولت ودیعت ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ وہ اس پر جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اس لئے کہ نعت گوئی کا ہر لمحہ حضوری میں بسر ہوتا ہے۔

ناز کر مسرور اپنے بخت پر　　　حاضری کو تو بھی بلوایا گیا

بہت سی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ۔

شاہ بلیغ الدین
۲۲ محرم ۱۳۹۸ھ

نازش حیدری

جناب سرور کیفی کو میں ۱۹۵۰ء سے جانتا ہوں جب وہ بچوں کے شاعر کی حیثیت سے میرے حلقۂ تلامذہ میں شریک ہوتے۔

بچوں کیلئے وہ بڑی دلکش نظمیں لکھتے تھے۔ پھولوں اور کلیوں کی طرح الفاظ استعمال کرتے تھے یہیں سے ان کی جودتِ طبع کا مجھے اندازہ ہوا۔

۱۹۵۳ء سے وہ غزل کہنے لگے اور چونکہ فطرتاً شاعر تھے اس لئے انہیں اپنے کو اجاگر کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی سرور کیفی کراچی میں پیدا ہوئے اور تعلیم بھی اردو میں پائی اسلئے ان کا رجحان اردو ہی کی طرف رہا۔ تاہم احباب کے اصرار پر ۱۹۶۰ء میں سندھی زبان میں بھی شعر کہنے لگے۔ شاعری کے اس مڑے ہوئے دھارے میں بھی انکی روانیٔ طبع برقرار رہی یہ سلسلہ ۱۹۷۰ء تک جاری رہا اس کے بعد وہ ادبی دنیا سے اچانک روپوش ہو گئے۔

ان کی شاعری کا دوسرا دور ۱۹۷۶ء میں اس وقت شروع ہوا جب وہ سعادتِ بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور یہ دور انہیں نعت گوئی کی طرف لے گیا۔ اب وہ نعت کے سوا کسی دوسری صنف میں طبع آزمائی نہیں کرتے۔ جہاں تک نعت گوئی کا تعلق ہے ان کی پسندیدہ چھوٹی بحر اور ہلکے پھلکے الفاظ میں ان کے

فکر کی جولانی واقعی قابلِ داد وستائش ہے۔ انہوں نے سرورِ کائناتؐ کے حضور اپنے اشعار میں کتنی بے ساختگی سے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ اس کا اندازہ ان کے کلام سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

ان کا نعتیہ کلام یقیناً اُن کے خلوص وعقیدت کا آئینہ ہے اور اس بات کا بھی کہ وہ کسقدر فنافی الرسولؐ ہیں۔

"چراغِ حرا" کی روشنی قارئین کے دلوں کو جلا بخشے گی اور ایمان وآگہی کو پختہ کرے گی۔ ان کے کلام کا مطالعہ کرنے والے انشاء اللہ محظوظ ہوں گے اور "ہم خرما وہم ثواب بھی"۔

اللہ تعالیٰ انہیں مزید سعادت سے نوازے۔ آمین

نازش حیدری

جانشین سید جلال الدین حیدر مرحوم ومغفور

ڈاکٹر سیّد ابوالخیر کشفی

بیان انسان کیلئے خدا کی سب سے بڑی دین ہے۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے نطق و بیان کے عطیہؑ سے سرفراز فرمایا۔ خلافت کا تاج بھی انسان کے سر پر علم الاسماءؑ نے رکھا۔ لفظ جو علوم کے خزانوں کی کلید ہیں۔

نطق و بیان کی معراج ذکرِ نبیِٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے خواہ یہ کسی صورت میں ہو۔ نعت ذکرِ رسولؐ کی ایسی صورت ہے جو شاعر کے جذبۂ عشق کو دوسروں کا جذبہ بنا دیتا ہے۔ نعت گوئی تو حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پہلے شروع ہوئی لیکن سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرتِ حسّانؓ کی نعت گوئی کو جس طرح پسند فرمایا اس کا تقاضا یہی ہے کہ حضرتِ حسّانؓ کی روایت کو ہمارے شاعر اپنائیں۔

مسرور کیفی صاحب قابلِ مبارکباد ہیں کہ وہ نعتوں کے مجموعے کیساتھ دنیائے شعر و سخن میں قدم رکھ رہے ہیں۔ خدا کرے یہ مجموعہ جہاں ایک طرف ادبی دنیا میں ان کا تعارف اور شناخت قرار پائے وہیں بارگاہِ نبوی میں اسے شرفِ قبول عطا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہمارے ایمان کی اساس ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ خدا پر ہمارا ایمان نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت پر قائم ہے۔ مسرور کیفی صاحب کے جذبۂ دل نے انہیں اُس دیار میں پہنچا دیا جو خوابگاہِ مصطفویؐ ہے۔

ع اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر ست

اُس درگاہ سے انہیں خوشبوئے محبّت عطا ہوئی ہے۔ انہوں نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اس کا ذکر اپنے اس شعر میں کیا ہے۔ ؎

ایک خوشبو جو میسّر مجھے طیبہ میں ہوئی
ذہن و دل کو اُسی خوشبو میں بسائے رکھوں

مسرور کیفی صاحب نے اپنے نعتیہ کلام کے مجموعے کو بڑا خوبصورت نام دیا ہے "چراغِ حرا" سچ پوچھئے تو اس عالمِ آب و رنگ میں جہاں بھی آرزو کے چراغ روشن ہیں، انہیں حِرا کے شعلۂ ابدی سے روشنی ملی ہے ــــ اس مجموعے میں کتنے ہی ایسے اشعار ہیں جن میں بوئے عشق اور ذہن کی روشنی کے ساتھ ساتھ حُسنِ بیان و شعر بھی موجود ہے ــــ مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں مسرور کیفی صاحب ایک منفرد لہجہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوں گے اور اگر فیضِ مصطفویؐ کی روشنی سے وہ یوں ہی بہرہ یاب ہوتے رہے اور فنّی ریاض سے کام لیتے رہے تو انشاءاللہ محسن کاکورویؒ اور مولانا ظفر علی خاںؒ جیسے نعت گو شعرا کی محفل میں انہیں بھی جگہ ملے گی۔

ابوالخیر کشفی

شاہ تراب الحق قادری

نعت گوئی اظہارِ خیال کی وہ مقدس صنف ہے جو دنیائے نظم ونثر میں سب سے
زیادہ قابلِ احترام قرار دی گئی ہے اسی اعتبار سے نعت گو کا مرتبہ بلند ہو جاتا
ہے کہ اس نے زندگی میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف کو
شعار بنایا لیکن نعت گوئی بذاتِ خود ایک نازک اور مشکل فن بھی ہے جس کے
متعلق شہنشاہِ سخن اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ نے
فرمایا تھا کہ نعت گوئی تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اس انداز میں ہو کہ حمد باری تعالیٰ کا مقام پیشِ
نظر رہے اس ضمن میں کوئی ادنیٰ لغزش بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔
یقین مانیے کہ ہم ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف میں گذار
کر بھی شاید ان احسانات میں سے کسی ایک کا بدلہ بھی نہیں دے سکتے جو انہوں
نے نوعِ انسانی اور خصوصاً امتِ مسلمہ پر کئے ہیں۔ جناب سرور کیفی کے مطابق؎

کون ہے جو کر سکے ان کا شمار

آپؐ کے امّت پہ جو احسان ہیں

نعت گوئی کی تاریخ ابتدائے اسلام سے جاری ہے اور اس وقت سے نعت

گوئی شاعری کی ایک مقبول صنف کے طور پر موجود رہی ہے حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ سعدی علیہ رحمت اور مولانا روم اپنے دور کے ممتاز نعت گو تھے اور متاخرین میں مولانا شاہ احمد رضا خانؒ نمایاں رہے لیکن ان میں سے کسی کو نعت گوئی کا حق ادا کرنے کا دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ ان سب میں بنیادی خواہش یہ کارفرما تھی کہ آپؐ کے مدّاحوں کی صف میں جگہ حاصل کی جائے۔

میرے محترم حضرت سرور کیفی کتنے خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے بھی اس صف میں جگہ حاصل کر لی اور اس سعادت کا پس منظر یہ ہے کہ حج بیت اللہ کے موقع پر دیارِ حبیبؐ پر حاضری دی اور اس حاضری کو جو شرف قبولیت حاصل ہوا اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ واپس ہوتے تو زندگی نعت گوئی کے لئے وقف کر چکے تھے۔ ان کا تاثر یہ ہے ؎

کس طرح اُبھرتا ہے جہاں میں انساں
سرکارؐ کے قدموں میں بکھر کر دیکھو

ایک عمر کے بعد نعتِ اقدس کی طرف یہ میلان بلاشبہ مدنی تاجدارؐ کا انعام ہی ہو سکتا ہے جو انہیں نصیب ہوا۔ انہوں خوب نعتیں کہی ہیں اگرچہ وہ خود یہ کہتے نظر آتے ہیں ؎

التجاؤں کا سلیقہ تھا کہاں
جو زباں پر آگیا کہتا گیا

لیکن ان کا مجموعۂ کلام دیکھنے کے بعد مجھے ان کا انداز بہت پسند آیا
خاص طور پر یہ

گرمیٔ عشقِ نبیؐ کا ہے اثر
ورنہ پھولوں پر کبھی شبنم نہ ہو

یہ جہاں تپتا ہوا صحرا ہی تھا
میرے آقاؐ ابر بن کر آگئے

گنبدِ خضرا کے سایہ میں ہمیں
جو ملیں صدیاں تو کم ہیں دوستو

یہ تمنائے دلِ مسرور ہے
خاتمہ ایمان پر ہو یا نبیؐ

کیا کیا درِ سرکارؐ پہ دیکھا میں نے
یہ تو میری آنکھوں میں اتر کر دیکھو

مجھے امید ہے کہ اربابِ علم وادب اس مقدّس تحفہ کی قدر کریں گے۔
جو علم ادب کی تاریخ میں بلا شبہ ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔

شاہ تراب الحق قادری
۲ صفر ۱۳۹۸ھ

اپنے والد محترم

الحاج عبدالرحمٰن ذکریا مرحوم

کے نام

جن کی دعائیں آج بھی میرے شاملِ حال ہیں

اور اپنی اہلیہ محترمہ زرینہ مرحومہ

کی نذر

جو اس کتاب کو دیکھنے کی تمنا دل میں لئے رحلت کر گئیں

مسرور کیفی

حمدِ خدا کا حق بھی اُسی سے ادا ہوا
مسرورؔ جس نے نعتِ حبیبِؐ خدا کہی

آپؐ کے در کا سفر ہو یا نبیؐ
پھر کسے اپنی خبر ہو یا نبیؐ

فاصلہ دربار کا گھر سے مِرے
مختصر سے مختصر ہو یا نبیؐ

کیسے ممکن ہے کہ کوئی دوسرا
آپؐ جیسا دیدہ ور ہو یا نبیؐ

سلسلہ فکرِ سخن کا جو نہ ہو
زندگی کیسے بسر ہو یا نبیؐ

آپؐ کے جلووں سے بہرہ ور رہوں
شوق یوں معراج پر ہو یا نبیؐ

مجھ کو حاجت ہی نہیں جز آپؐ کے
میرا کوئی چارہ گر ہو یا نبیؐ

سایۂ ابر کرم تا زندگی
آپؐ کا ہر گام پر ہو یا نبیؐ

مرحلہ دشوار بھی، آسان تر
آپؐ کے مشتاق پر ہو یا نبیؐ

یہ تمنا ہے دلِ مسرور ہے
خاتمہ ایمان پر ہو یا نبیؐ

آنکھوں میں اندھیرا ہے اُجالا دیکھوں
پھر آج میں سرکارؐ کا روضہ دیکھوں

دل میں یہ تمنا تھی کہ بطحا دیکھوں
اب سوچ رہا ہوں کہ میں کیا کیا دیکھوں

ہر ایک کے چہرے سے عقیدت ہے عیاں
کس کس کا میں دربار میں چہرہ دیکھوں

تڑپے تو سہی اُنؐ کی طلب میں کوئی
آتا نہیں پھر کیسے بلاوا دیکھوں

جز آپؐ کے میرا کوئی مقصود نہ ہو
دیکھوں تو طبیعت کا یہ منشا دیکھوں

اب یہ ہی تمنا ہے کہ دل میں اپنے
اک کیف کا دریا سا اُبلتا دیکھوں

مدحت کا جو انداز مِلا ہے مجھ کو
مدحت کا وہ انداز نکھرتا دیکھوں

سرکارِؐ دو عالم کی عنایت ہو تو
سرکارِؐ دو عالم کا سراپا دیکھوں

لے جائے جو مسترد مدینے مجھ کو
ایسا بھی کوئی رُخ میں ہوا کا دیکھوں

یوں نظارہ کاش طیبہ کا کروں
روپ تیرا اے ہوا دھارا کروں

آپؐ کے دربار میں مقبول ہو
کاش میں کوئی عمل ایسا کروں

گنبدِ خضریٰ تری جلوہ گری!
زندگی بھر تجھ کو میں دیکھا کروں

انتہائے شوق میں ایسا نہ ہو!
یا نبیؐ میں آپ کو سجدہ کروں
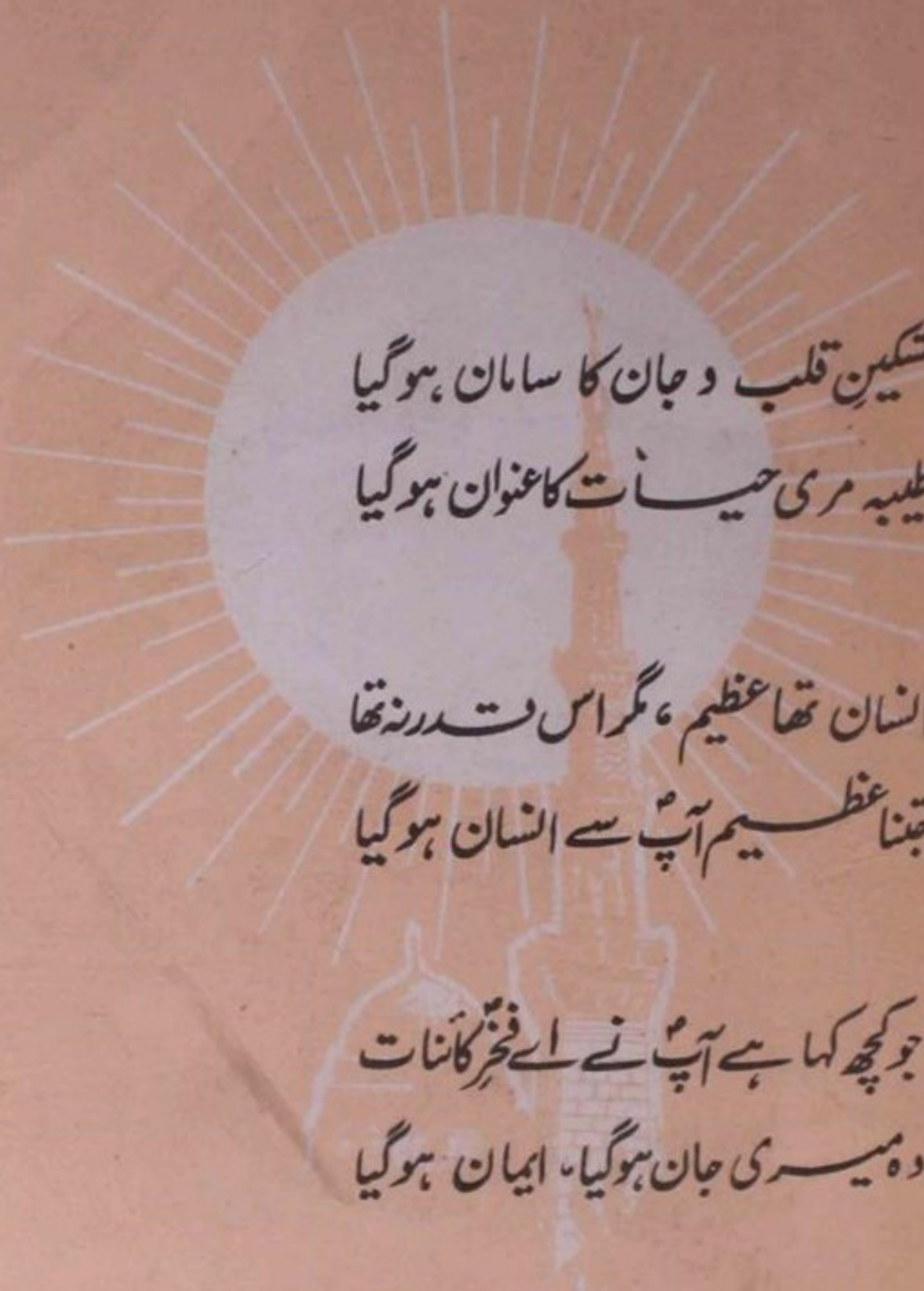
دیکھ آیا ہوں جو منظر نور کا
رات دن منظر وہی دیکھا کروں

نعت پڑھنے کا جنوں وہ بخشئے
نیند میں بھی نعت دُہرایا کروں

ہے اسی میں عافیت میری کہ میں
آپ کے ارشاد کو سمجھا کروں

آدمی تو دوست بھی دشمن بھی ہے
آدمی کو کس طرح پرکھا کروں

اضطرابِ قلب ہو مسرور جب
نام انؐ کا لے کے میں رویا کروں

تسکینِ قلب و جان کا سامان ہو گیا
طیبہ مری حیات کا عنوان ہو گیا

انسان تھا عظیم، مگر اس قدر نہ تھا
جتنا عظیم آپؐ سے انسان ہو گیا

جو کچھ کہا ہے آپؐ نے اے فخرِ کائنات
وہ میری جان ہو گیا، ایمان ہو گیا

ایسا بھی کوئی دوسرا دنیا میں ہے کہ جو
دشمن کو اپنے دیکھ کر انجان ہو گیا؟

سلطانِ کائنات کے روضے کے سامنے
جو بھی فقیر آگیا سلطان ہوگیا

آنکھوں میں ایک قطرۂ ناچیز تھا مگر
میرے لئے نجات کا سامان ہوگیا

ایک ایک کر کے میرا ہر اک خوابِ دلنشیں
طیبہ ترے جمال پہ قربان ہوگیا

تازیست مجھ کو ناز رہے گا نصیب پر
اک شعر بھی جو شان کے شایان ہوگیا

جس کو شعارِ عشقِ محمدؐ عطا ہوئی
مسرور اس کا راستہ آسان ہوگیا
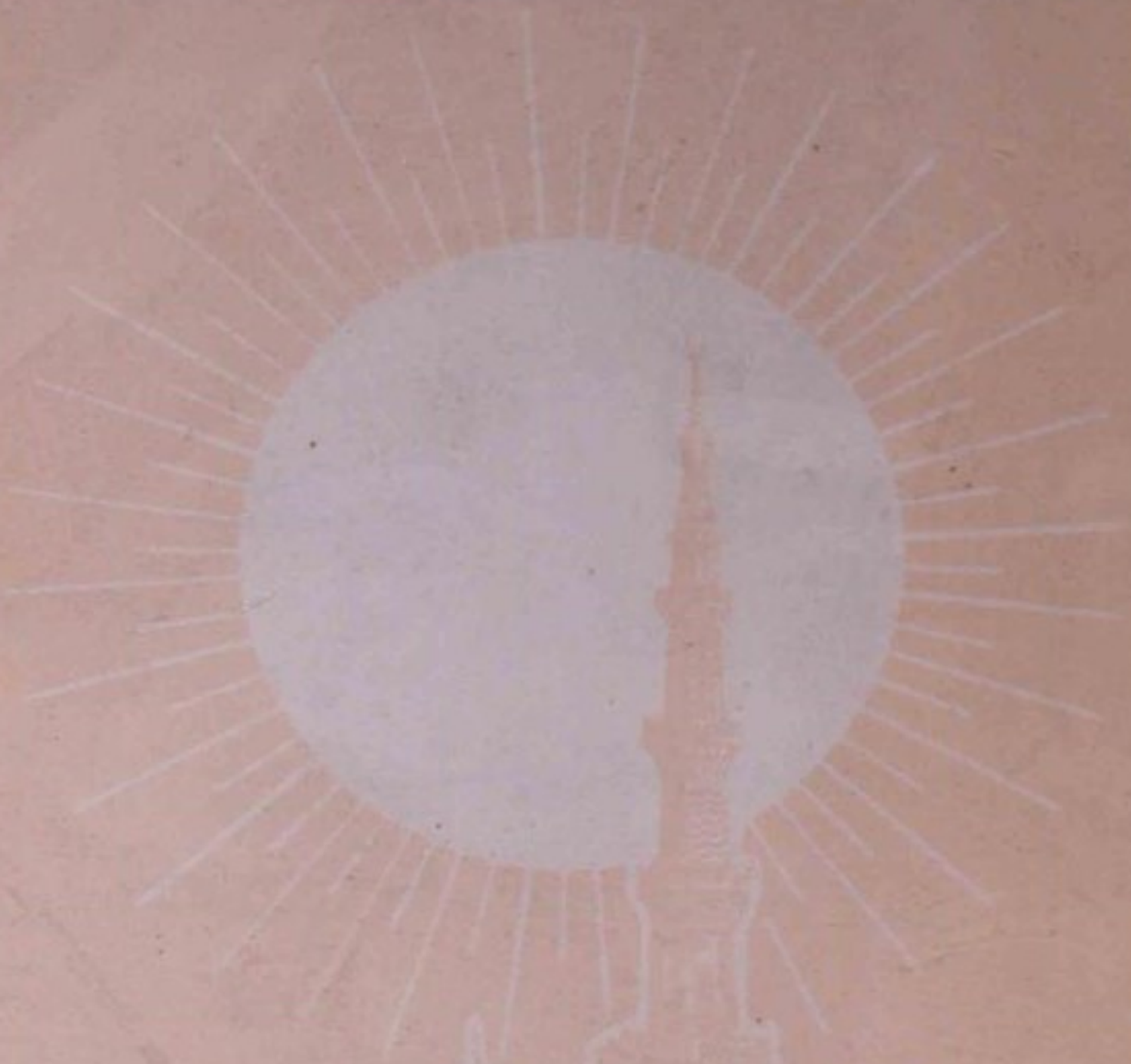
خدائے جہاں جس کا شیدائی ہے
وہ میرے ہی آقاؐ کی زیبائی ہے

احاطہ کوئی اس کا کیوں کر کرے
نبیؐ کے جو نکتوں میں دانائی ہے

ضرورت سے بڑھ کر نہ بولے کوئی
ہدایت یہ آقا نے فرمائی ہے

کسی اور در پر وہ جائے تو کیوں ؟
درِ مصطفےٰؐ کا جو سودائی ہے

یہ جنت کا گوشہ یہ راحت کدہ
مجھے میری قسمت کہاں لائی ہے

کبھی اس سے پہلے تو چھائی نہ تھی
بہار اب طبیعت پہ جو چھائی ہے

میں قدموں میں سرکارؐ کے آگیا
مری آج مسرور بن آئی ہے
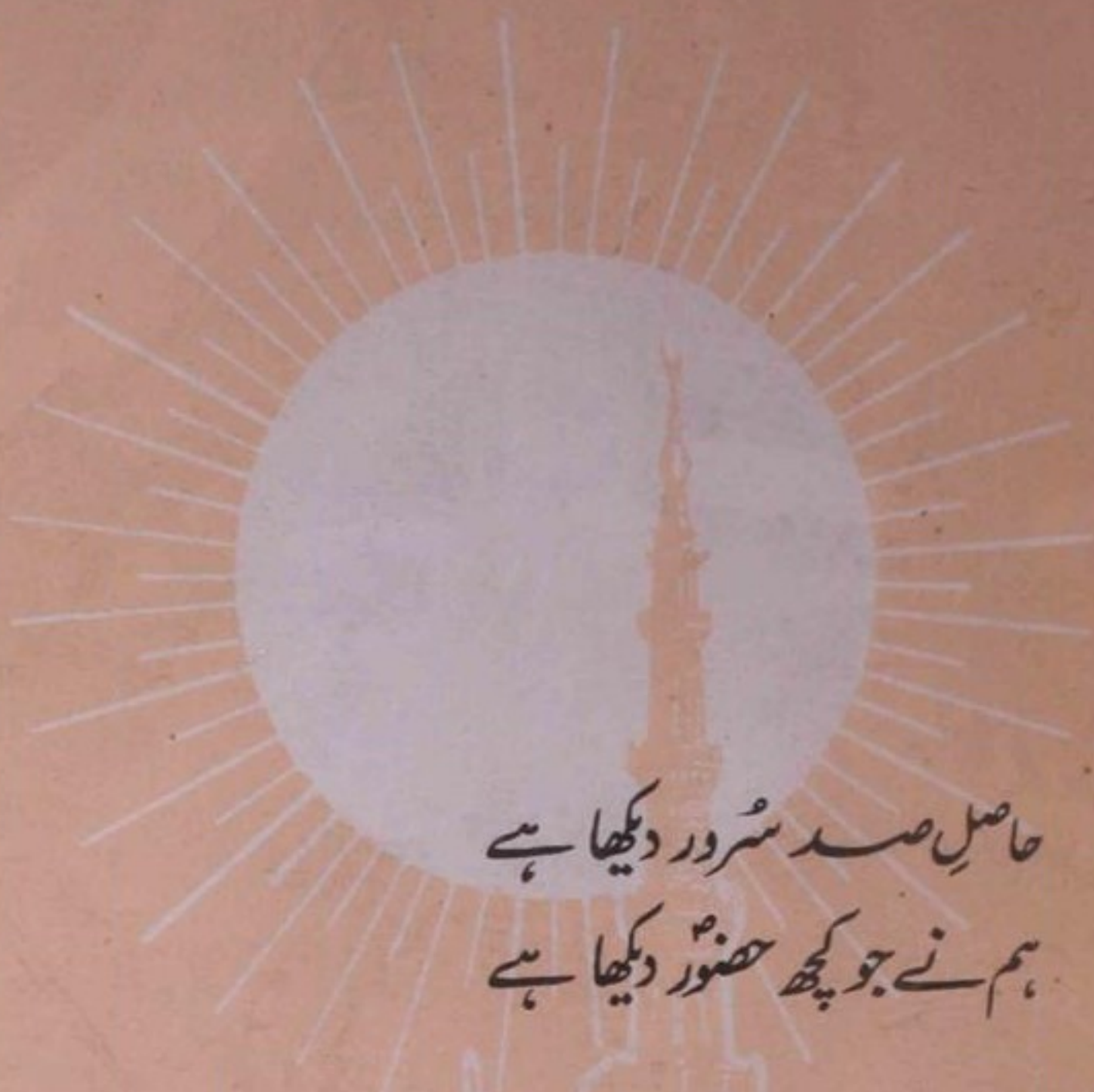
حاصلِ صد سُرور دیکھا ہے
ہم نے جو کچھ حضورؐ دیکھا ہے

دیکھنے کی نہ تاب تھی لیکن
دیکھنے کو ضرور دیکھا ہے

یہ اُجالا یہ روشنی یہ رنگ
جیسے اُنؐ کا ظہور دیکھا ہے

میرے آقاؐ میں اے جہاں والو!
نام کو بھی غرور دیکھا ہے؟

عالمِ شوق میں زمانے کو
اپنی ہستی سے دُور دیکھا ہے

کیف و مستی میں ڈوبتے ہم نے
آدمی کا شعور دیکھا ہے

آنکھ جھپکی نہ مجھ کو نیند آئی
خواب لیکن ضرور دیکھا ہے

میں نے مسرورِ شہرِ بطحا میں
اپنے آقاؐ کا نور دیکھا ہے

جب مدینے ہُوا گذر میرا
ہو گیا مطلع سحر میرا

تیرگی کا ہو غم مجھے کیوں کر!
میرا آقاؐ ہے خود قمر میرا

ایک جلوہ نبیؐ کی بستی کا
لے گیا دِل نکال کر میرا

یہ بھی کچھ کم نہیں مری عظمت
نام ٹھہرا ہے جو بشر میرا
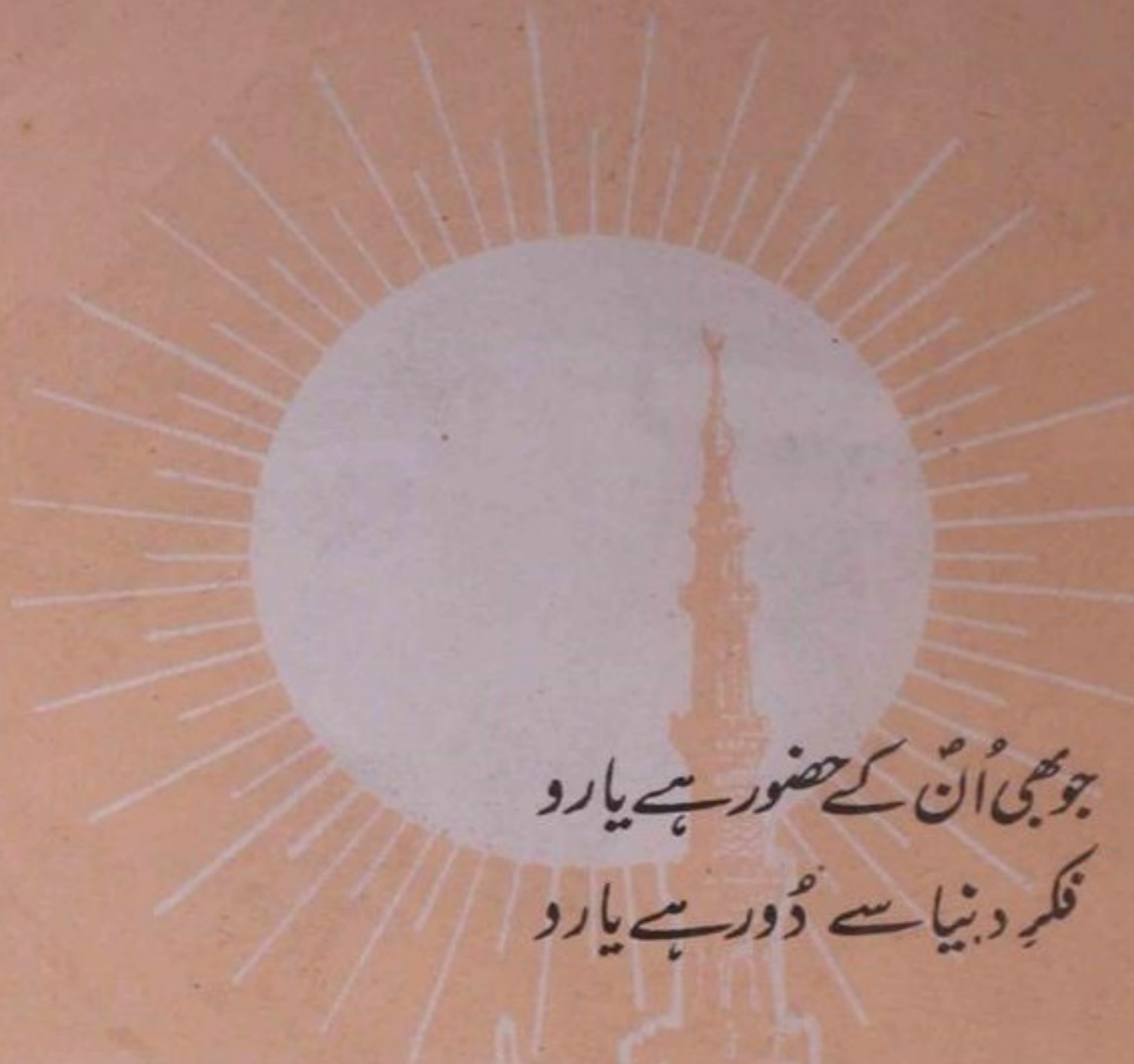
ہے متاعِ حیات سے بڑھکر
داغِ چشمِ تر بہ تر میرا

میں کسی طور یہ نہ مانوں گا
مجھ سے آقاؐ ہے بے خبر میرا

ذاتِ عالیؐ ہے رحمتِ عالم
ہے یہی نقطۂ نظر میرا

وہ توسط سے آپؐ کے اُتری
ہے ایمان جس کتاب پر میرا

میں بھی مسرور معتبر ٹھہرا
کیونکہ آقاؐ ہے معتبر میرا

جو بھی اُنؐ کے حضور ہے یارو
فکرِ دنیا سے دُور ہے یارو

اُنؐ کی برکت سے سارے طیبہ کا
ذرہ ذرّہ طہور ہے یارو

کیوں نہ روشن کرے زمانے کو
خود سراپا جو نُور ہے یارو

اُنؐ کا ارشاد، صبرؑ ہے مانا
دل مگر ناصبور ہے یارو

دشمنوں پر بھی پھول برسائے
کیا مزاجِ حضورؐ ہے یارو

اتنے اوصاف اور کس میں ہیں
جن کا اُنؐ میں ظہور ہے یارو

ایک لمحے کو آنکھ اُٹھی تھی
اور اب تک سُرور ہے یارو

کیا ہے مسرورؔ مرتبہ اُنؐ کا؟
کس کو اتنا شعور ہے یارو

حاضرِ دربار ہوں خیر البشرؐ
طالعِ بیدار ہوں خیر البشرؐ

بارشِ انوار مجھ پر کیجئے
طالبِ انوار ہوں خیر البشرؐ
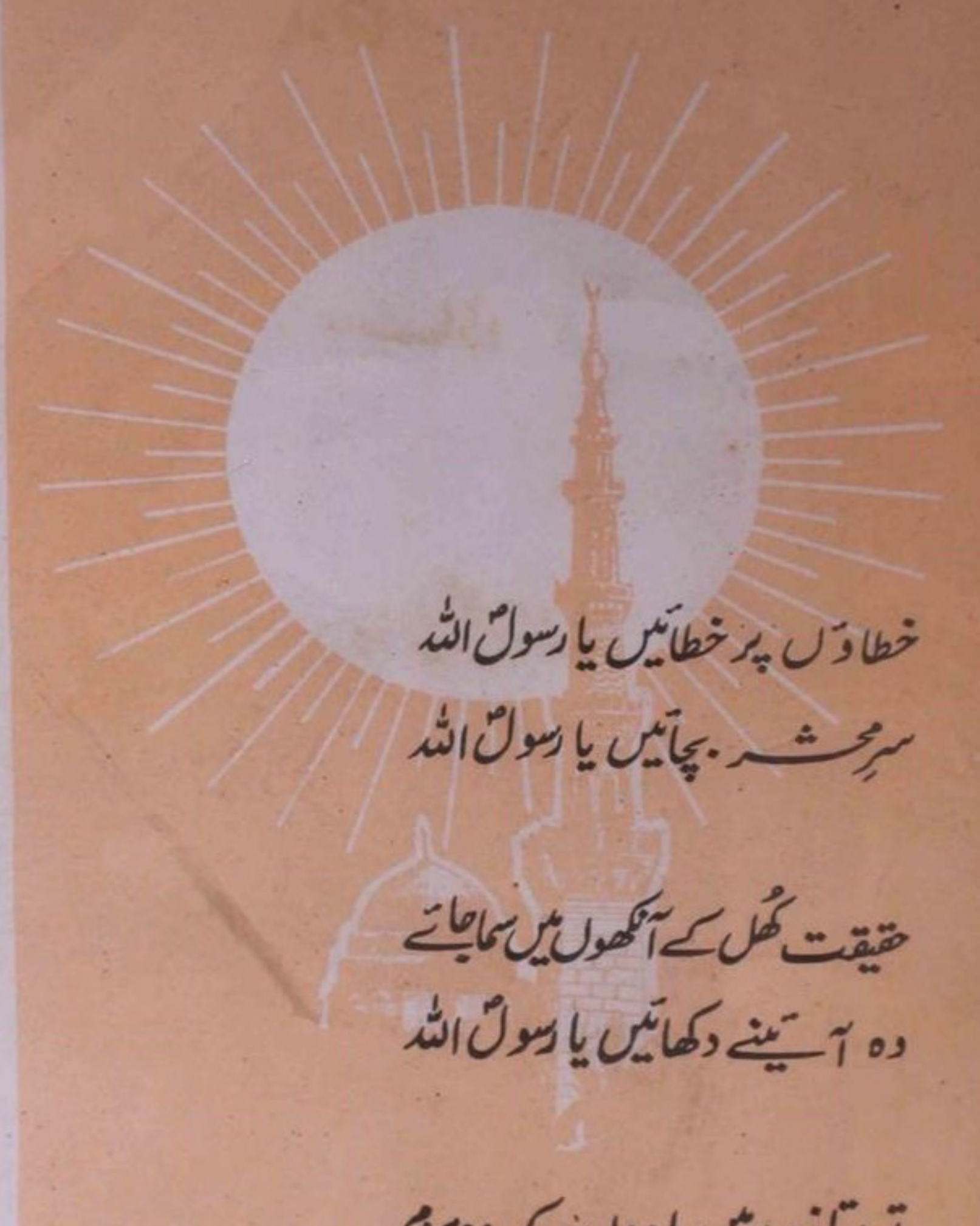
میں بہت بیمار تھا ، بیمار تھا
اب کہاں بیمار ہوں خیر البشرؐ

اپنی رحمت کا سہارا دیجئے
ریت کی دیوار ہوں خیر البشرؐ

آپ چاہیں تو بنا دیں گلستاں
میں سراپا خار ہوں خیر البشرؐ

اور کوئی وصف تو مجھ میں نہیں
آنسوؤں کی دھار ہوں خیر البشرؐ

کچھ نہ پوچھیں کس قدر مسرور ہوں
کسقدر سرشار ہوں خیر البشرؐ

خطاؤں پر خطائیں یا رسولؐ اللہ
سرِ محشر بچائیں یا رسولؐ اللہ

حقیقت کھُل کے آنکھوں میں سما جائے
وہ آئینے دکھائیں یا رسولؐ اللہ

تر و تازہ رہیں یادوں کے وہ ہر دم
چمن جو ہم کھِلائیں یا رسولؐ اللہ

انہیں مقبولیت کا بھی شرف بخشیں
جو لب پر ہیں دعائیں یا رسولؐ اللہ

بڑا ہی کیف ملتا ہے جو پلکوں پر
ستارے جھلملائیں یا رسولؐ اللہ

وہ پلکیں بھی کہاں ہیں آپ کے قابل
جو پلکیں ہم بچھائیں یا رسولؐ اللہ

نظر کا حسن بن کر رہ گئیں کیا کیا
مدینے کی فضائیں یا رسولؐ اللہ

ہے جس کی آرزو مسرور کے دل میں
وہ جلوہ بھی دکھائیں یا رسولؐ اللہ
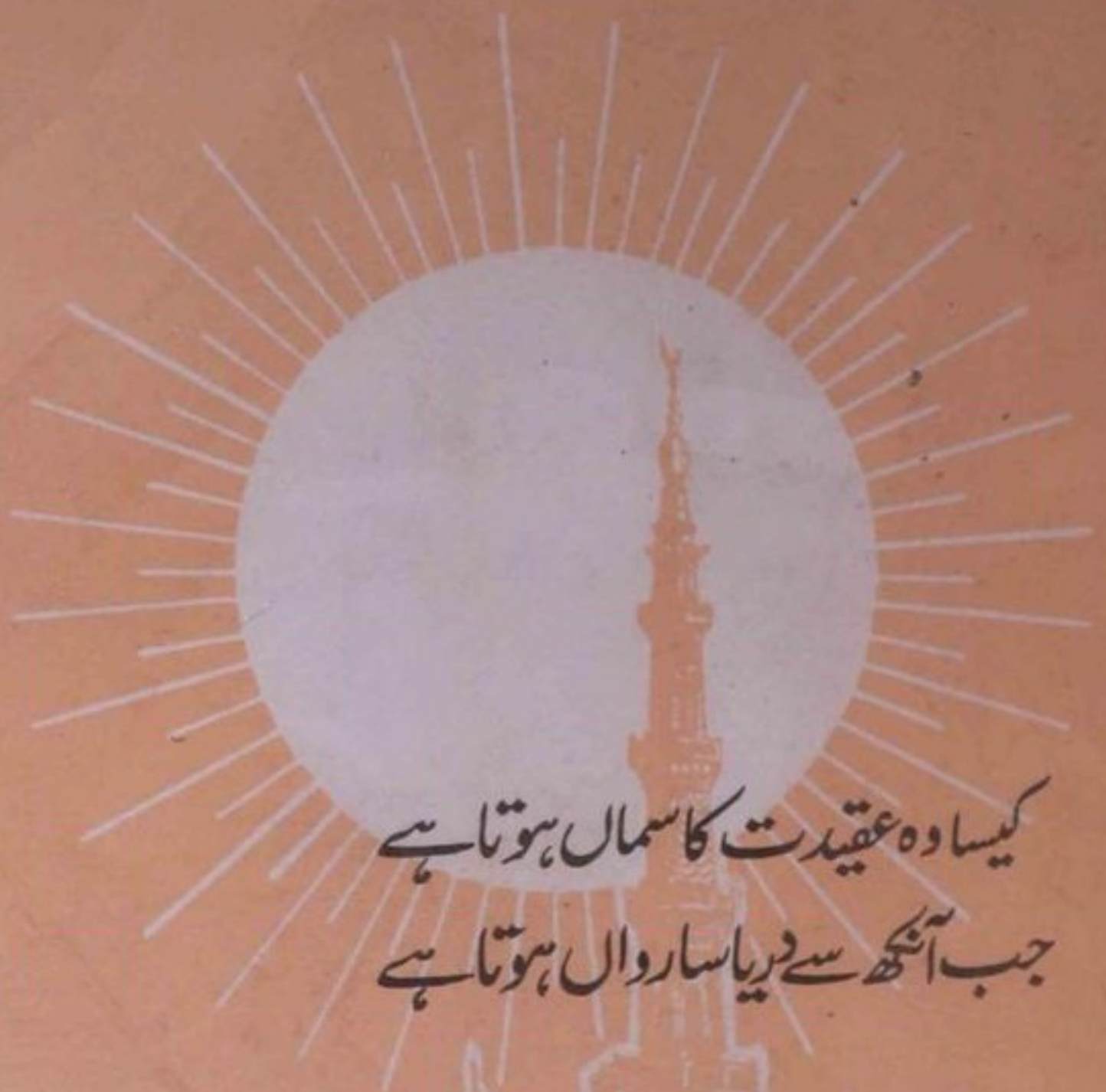
کیسا وہ عقیدت کا سماں ہوتا ہے
جب آنکھ سے دریا سا رواں ہوتا ہے

ہر چند ہوں ذرّات مدینے کے مگر
مجھ کو تو جواہر کا گماں ہوتا ہے

ہوتا رہے ذکرِ شہِ لولاک لما!
اس طرح مرا شوق جواں ہوتا ہے

حضرتؐ کے نقوشِ کفِ پا کے صدقے
اک سلسلۂ کاہکشاں ہوتا ہے
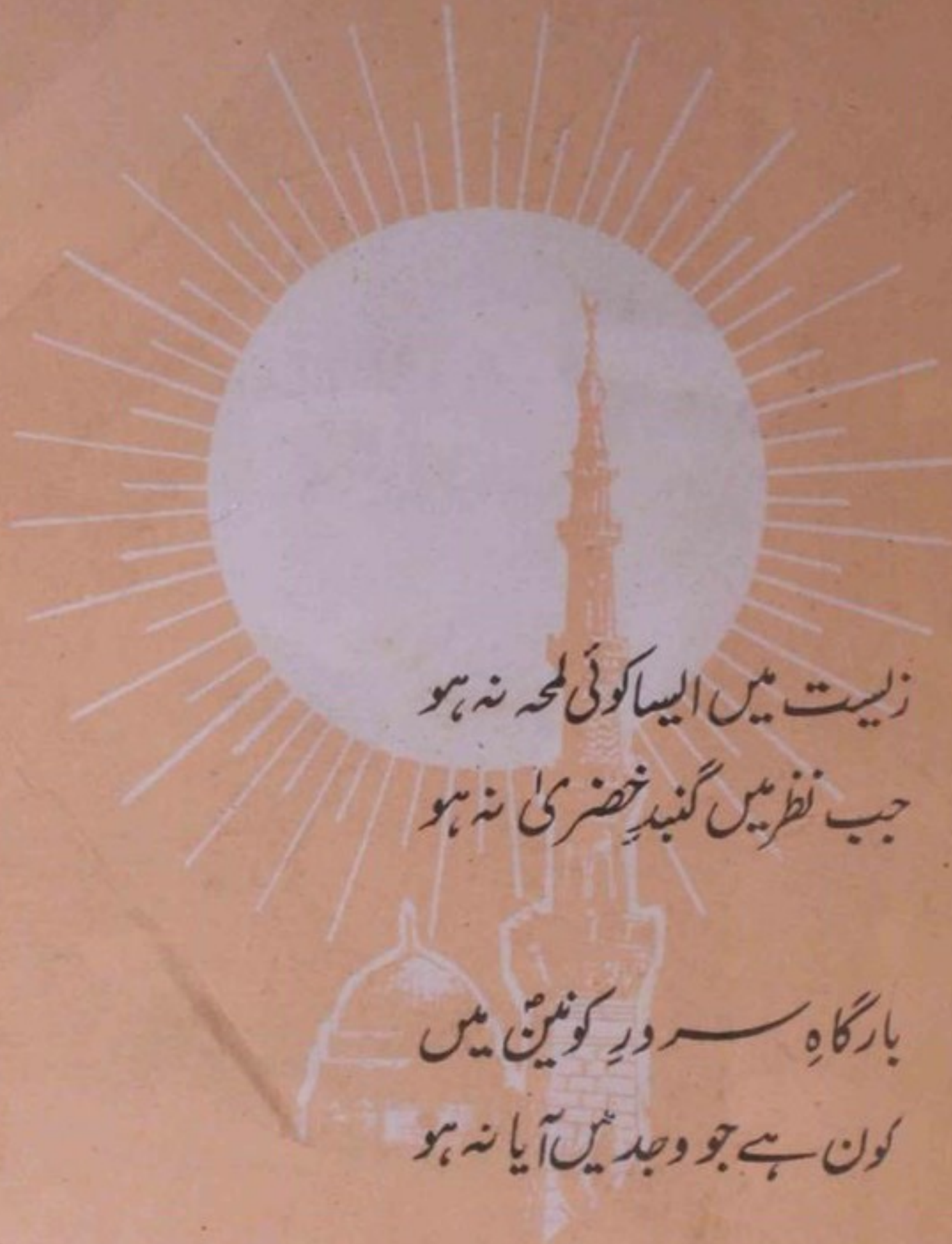
جس وقت کھلے بابِ کرم کا مجھ پر
اُس وقت مرا خامہ رواں ہوتا ہے

وہ صرف مدینے کی گلی ہے جس پر
ہوتا ہے تو جنت کا گماں ہوتا ہے

نام اُنؐ کا ہو یا کوئی تصوّر اُنؐ کا
بنتا ہے یہ دل اور وہ جاں ہوتا ہے

لفظوں میں وہ مسرور بیاں ہو کیسے
اشکوں سے جو حال اپنا عیاں ہوتا ہے

زیست میں ایسا کوئی لمحہ نہ ہو
جب نظر میں گنبدِ خضریٰ نہ ہو

بارگاہِ سرورِ کونین میں
کون ہے جو وجد میں آیا نہ ہو

راہِ بطحا کا مسافر ہے کوئی
حق تعالیٰ نے جسے بخشا نہ ہو؟

کیوں مدینے کی نہ تدبیریں کرے
دل کسی کا گھر میں جب لگتا نہ ہو

اپنے خوابوں میں سجالوں آپؐ کو
آنکھ کھل جائے کہیں ایسا نہ ہو

ایسا خطہ بھی ہے دنیا میں کہیں
آپؐ کا سکہ جہاں چلتا نہ ہو؟

بند آنکھوں میں چمک ہے، دیکھنا
سامنے سرکارؐ کا روضہ نہ ہو؟

ہے کوئی مسرور ایسا دوسرا
جو کسی سے بھی کبھی اُلجھا نہ ہو؟

اندھیرا ہے آقاؐ ضیا چاہیئے
ہمیں آپ کا نقشِ پا چاہیئے

وہ خُلد بریں کی فضا کیا کرے
مدینے کی جس کو فضا چاہیئے
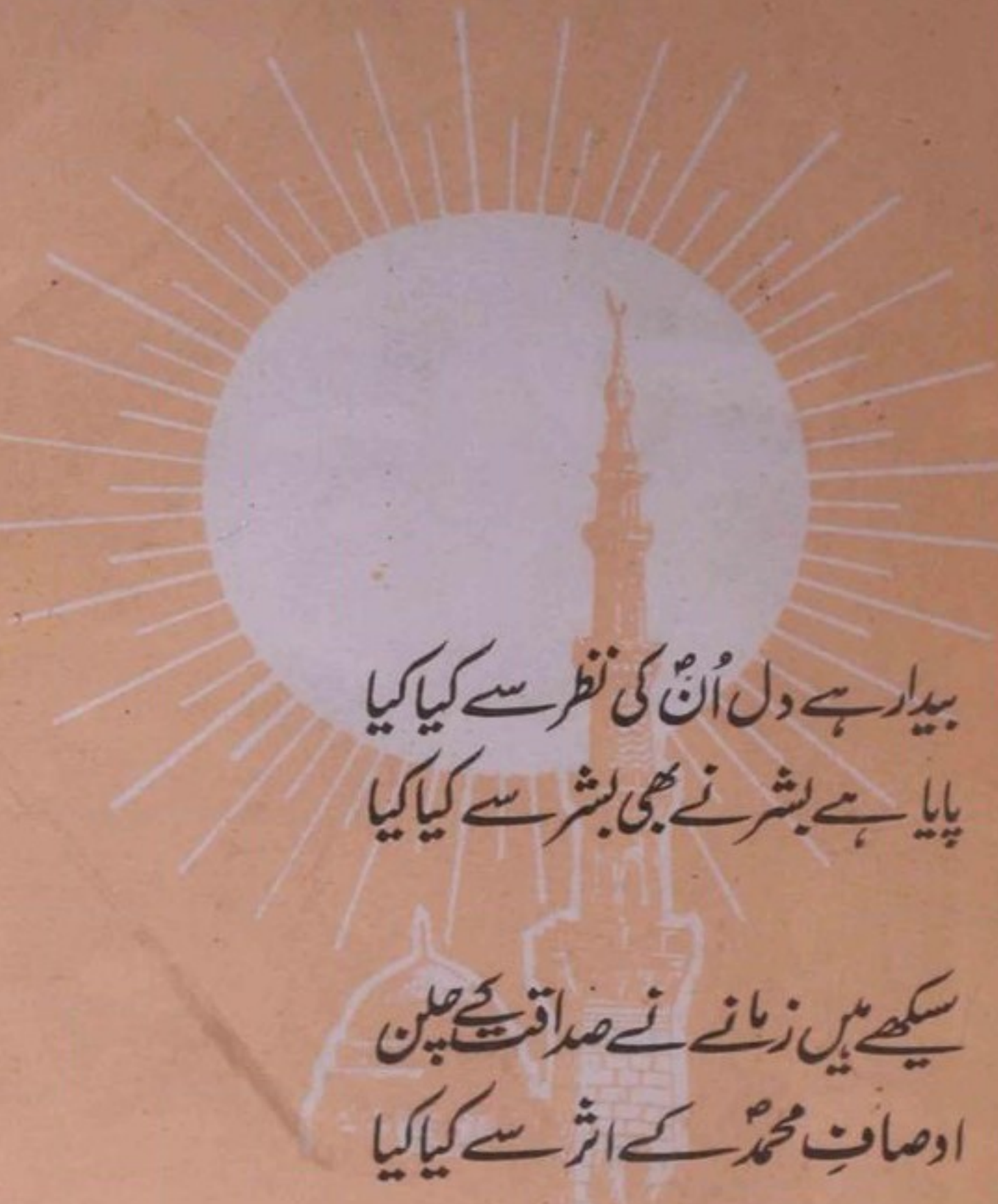
مساوات کا درس کافی نہیں
عمل بھی مساوات کا چاہیئے

کوئی میری مشکل نہ مشکل رہے
فقط سر پہ دستِ سخا چاہیئے

جو ہم نام لیوا ہیں اُن کے تو پھر
انہیؐ جیسا خوفِ خدا چاہیئے

سرِ حشر سایہ کریں گے حضورؐ
یہی مژدۂ جانفزا چاہیئے

ہو جس کا حبیبؐ خدا پیشوا
اُسے اور مستر درکیا چاہیئے

بیدار ہے دل اُنؐ کی نظر سے کیا کیا
پایا ہے بشر نے بھی بشر سے کیا کیا

سیکھے ہیں زمانے نے صداقت کے چلن
اوصافِ محمدؐ کے اثر سے کیا کیا

کچھ بھی تو نہ سرکارؐ سے کہنے پاتے
سوچا تھا نکلتے ہوتے گھر سے کیا کیا

ڈھونڈو مرے دامانِ عقیدت میں ذرا
ملتے ہیں تمہیں لعل و گہر سے کیا کیا

آیا جو بلاوا تو چلے ہم ورنہ
سرکارؐ کے در کے لئے ترسے کیا کیا

دُنیا کا سکوں، دین کی ساری دولت
مل جاتا ہے اس ایک نظر سے کیا کیا

جھانکا جو کبھی دل میں تو دل میں وہؐ ملے
پوشیدہ رہے ہیں وہؐ نظر سے کیا کیا

مسرور بڑا ضبط کیا تھا دل پر
آنکھوں سے مگر اشک نہ برسے کیا کیا

بخت میرا کسقدر بالا ہوا
گنبدِ خضریٰ کا نظارہ ہوا

لعل و گوہر سے زیادہ دلفریب
آپؐ کا ہر لفظ فرمایا ہوا

صدق ہو تو بھر کے رہتا ہے ضرور
دامنِ امید پھیلایا ہوا

کیا خریدیں گے، ملے گا کیا ہمیں
جیب میں سکہ اگر کھوٹا ہوا
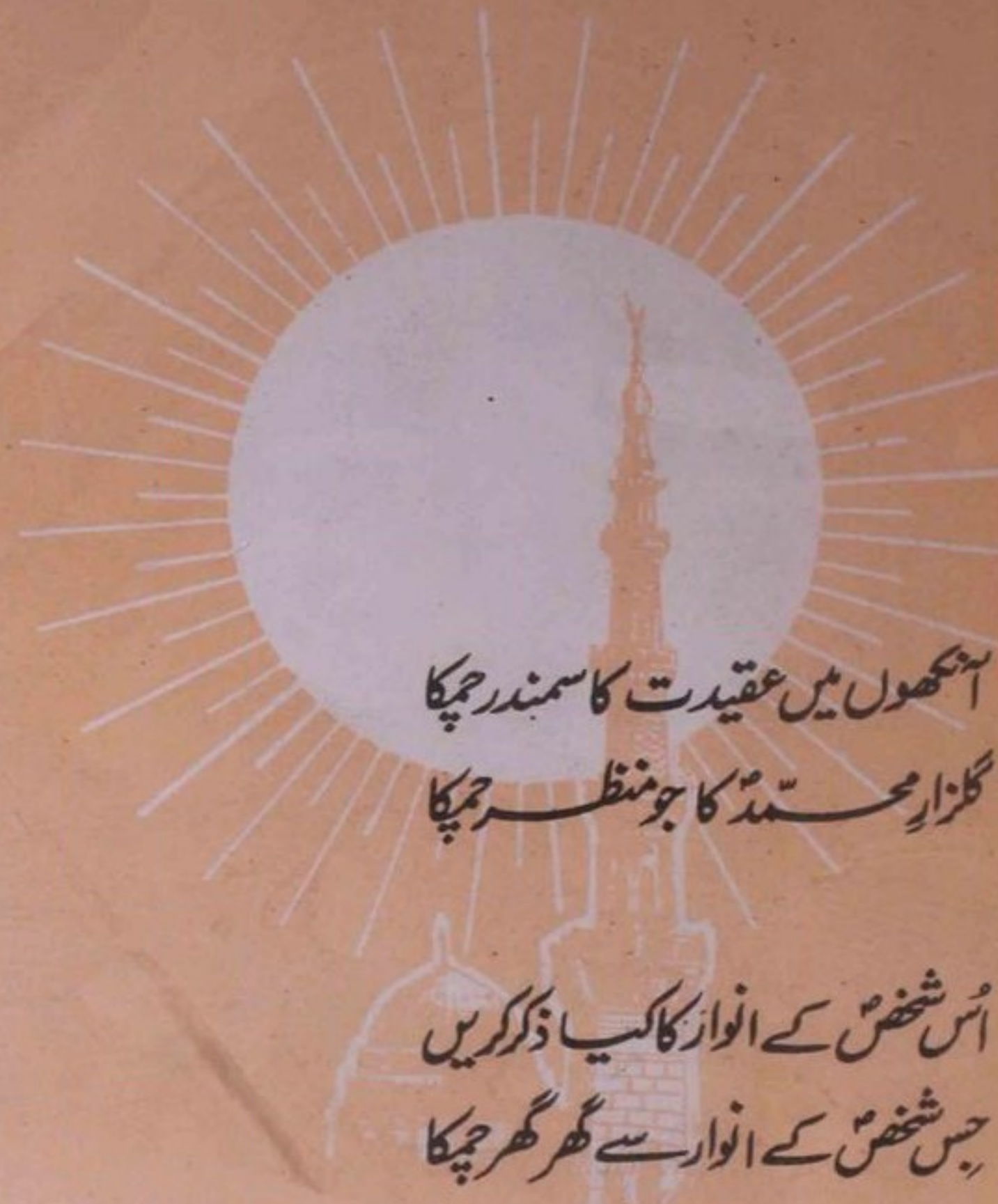
اللہ اللہ جس کا خود سایہ نہیں
دونوں عالم کا وہی سایہ ہوا

دشمنوں تک کی خطا جو بخش دے
دوسرا ایسا کوئی پیدا ہوا؟

حاضری کا پھر بُلاوا بھیجئے
آنکھ میں دریا سا ہے ٹھہرا ہوا

میرے سینے میں مدینے کیلئے
اک جہانِ شوق ہے سمٹا ہوا

نقش اے مستردر دل پر ہو گیا
کیوں نہ ہو سرکار کا لجہ ہوا

آنکھوں میں عقیدت کا سمندر چمکا
گلزارِ محمدؐ کا جو منظر چمکا

اُس شخصؐ کے انوار کا کیا ذکر کریں
جس شخصؐ کے انوار سے گھر گھر چمکا

میرے لئے سامانِ بصیرت اُترا
پلکوں پہ جو آیا ہوا گوہر چمکا

پیاسی جو طبیعت تھی وہ سیراب ہوئی
خوابوں میں مرے چشمۂ کوثر چمکا

ہر چیز ہوئی ماند چمکنے والی
سرکارِ دو عالم کا جو پیکر چمکا

جس جس پہ پڑی ہے مرے آقاؐ کی نظر
ایک ایک مدینے کا وہ کنکر چمکا

اُس مہرِ منور کی ہو توصیف تو کیا
وہ مہر حرا سے جو نکل کر چمکا

مجھ سے کوئی پوچھے تو بتاؤں اُسکو
مسرور مرا کیسے مقدر چمکا
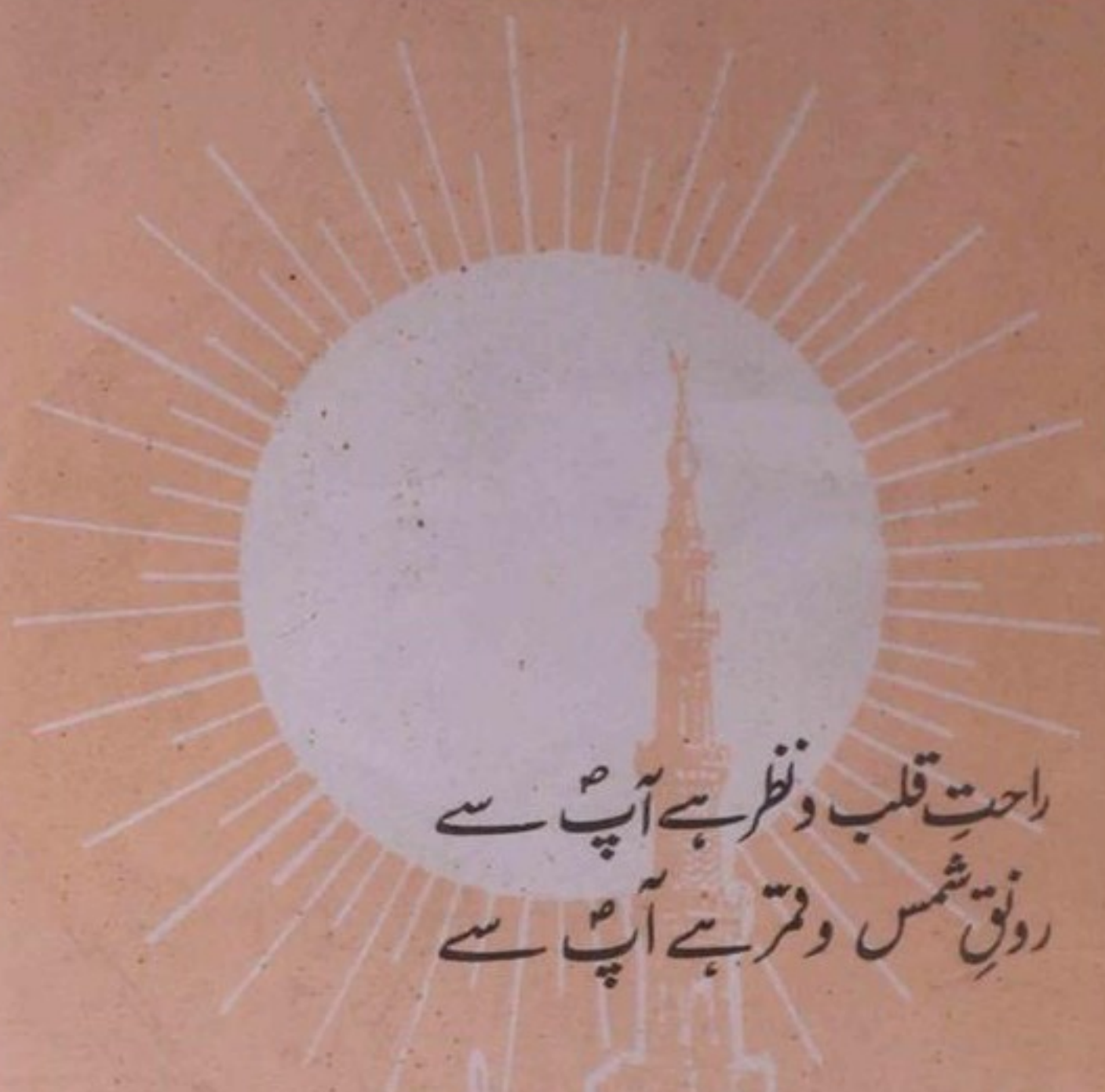
راحتِ قلب و نظر ہے آپؐ سے
رونقِ شمس و قمر ہے آپؐ سے

نامُرادوں کو ملی دل کی مُراد
خشک ڈالی میں ثمر ہے آپؐ سے

اعتبارِ آدمیت تھا کہاں ؟
آدمیّت معتبر ہے آپؐ سے

حلم و اخلاق و مروّت عاجزی
خَلق میں خیر البشرؐ ہے آپؐ سے

آپؐ کے قدموں میں قطرہ اشک کا
ہمسرِ لعل و گہر ہے آپؐ سے

میری قسمت کا ستارہ دیکھئے
میرے آقا اوج پر ہے آپؐ سے

نعت گوئی میں مری وارفتگی
ہے اگر تو سر بسر ہے آپؐ سے

ہے خدا نا آشنا مسترد وہ
دہر میں جو بے خبر ہے آپؐ سے

اُسے حاصل یقیناً سرخوشی ہوگی
خطا جس نے کسی کی بخش دی ہوگی

زمیں پر پاؤں جو ٹکتے نہیں یارو
مدینے میں پہنچنے کی خوشی ہوگی

نصیب ان کا نہ کیا کیا بن گیا ہوگا
نگاہِ مصطفےٰؐ جن پر پڑی ہوگی

بہت سادہ طبیعت لوگ بھی ہونگے
مگر سرکارؐ جیسی سادگی ہوگی ؟

مجھے قربِ نبیؐ حاصل نہیں لیکن
مری آواز تو انؐ تک گئی ہو گی

شرف کیا کیا اُسے سرکارؐ نے بخشے
یقیناً خاکِ بطحا سوچتی ہو گی

تمنّائے مدینہ اور نہ ہو پوری!
تمنّا تم نے پھر دل سے نہ کی ہو گی

سرِ محشر اگر ایمان ہے اپنا
شفاعت کے لئے ذاتِ نبیؐ ہو گی

جہاں مسرورِ قسمت جاگ اُٹھتی ہے
وہاں پھر آنکھ تو کس کی لگی ہو گی

سارے نبیوں میں فضیلت آپؐ کی
مرحبا یہ شان و شوکت آپؐ کی

تا ابد دل پر مرے قائم رہے
نقش جو ہے آج عظمت آپؐ کی

آپؐ جب محبوب ہیں اللہ کے
کیوں نہ ہو محبوب امّت آپؐ کی

حشر کے دن کا اُسے کیا خوف ہو
جس کو حاصل ہو شفاعت آپؐ کی
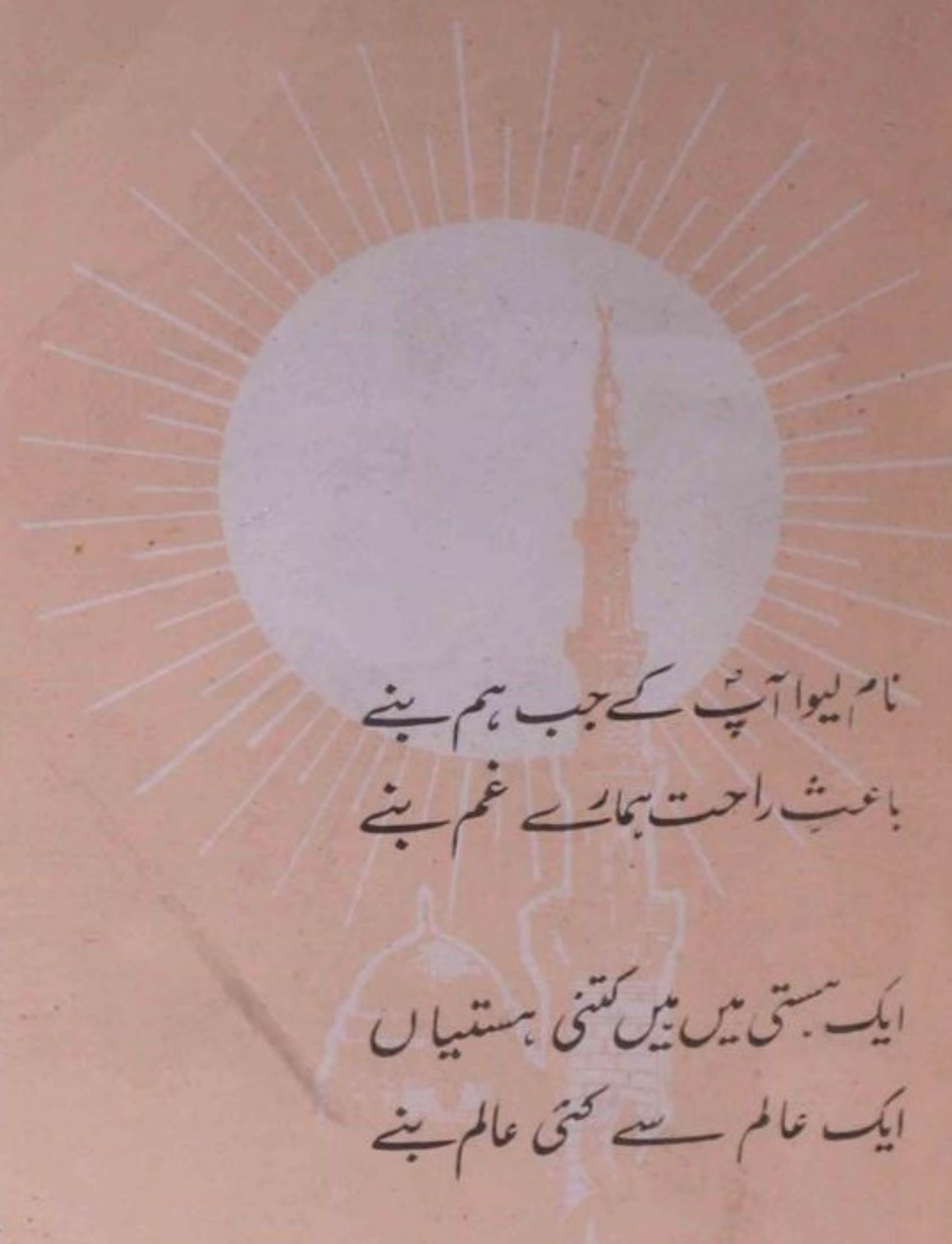
مرتبے میں افضل و اعلیٰ جو ہے
امتوں میں وہ ہے امّت آپؐ کی

آپؐ کو جب دیکھنا چاہے کوئی
دیکھ لے پڑھ کر وہ سیرت آپؐ کی

آسماں کی رفعتیں اپنی جگہ
ہے سوا اس سے بھی رفعت آپؐ کی

یہ مقدّر میں کہاں انسان کے
جو خدا نے کی ہے مدحت آپؐ کی

سرخرو مسرور ہے وہ بالیقیں
مان لی جس نے ہدایت آپؐ کی

نام لیوا آپؐ کے جب ہم بنے
باعثِ راحت ہمارے غم بنے

ایک ہستی میں ہیں کتنی ہستیاں
ایک عالم سے کئی عالم بنے

بے قراروں کے لئے صبر و سکوں
سوختہ دِل کے لئے مرہم بنے
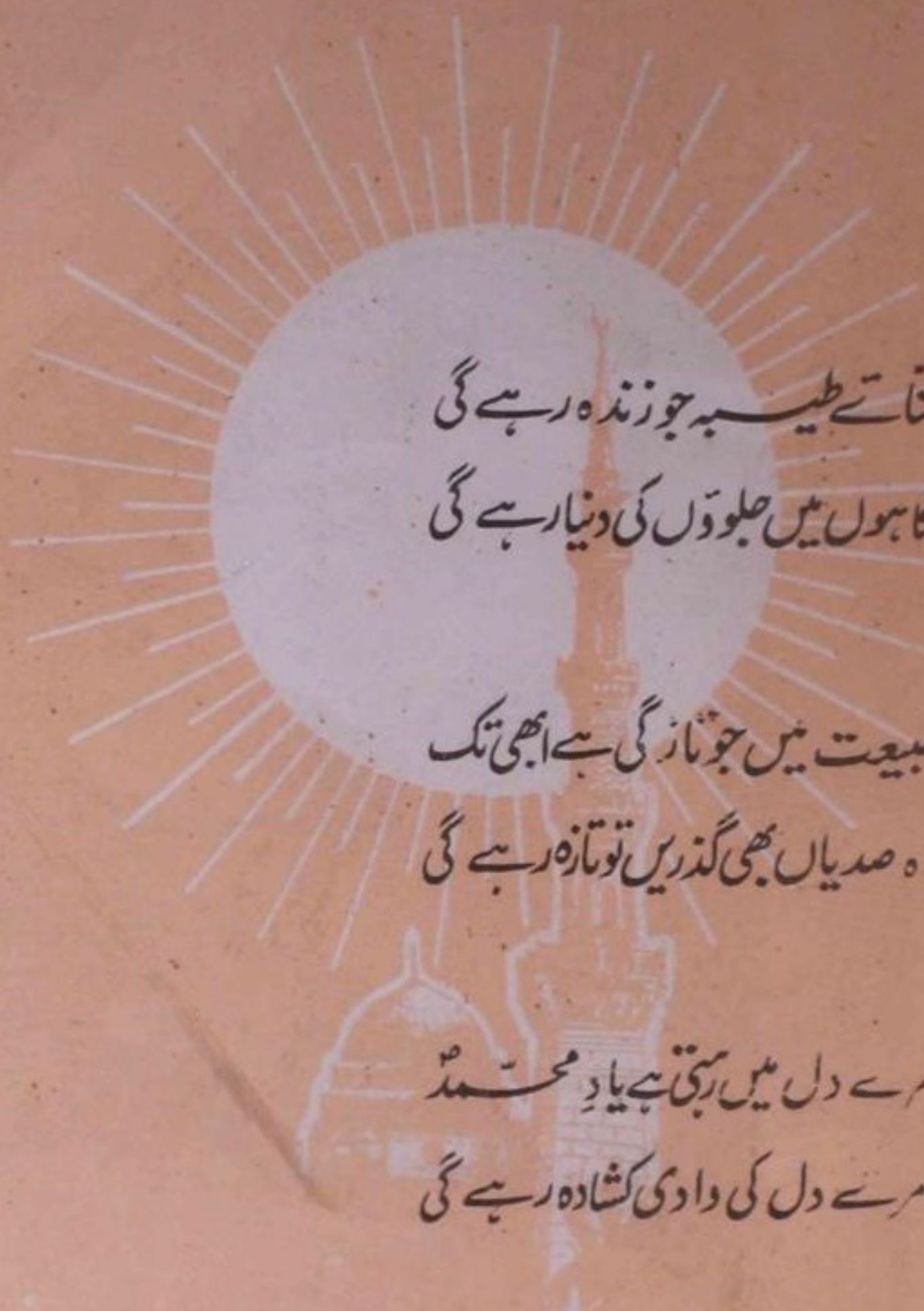
آپؐ کی یکتائی میں کس کو کلام
آپؐ جیسا کیا کوئی آدم بنے

اُنؐ کا سایہ ہو تو آخر کس طرح
وہؐ کہ جو خود سایۂ عالم بنے

ایک سے بڑھ کر ہوا ہے دوسرا
نقش دل میں آپؐ کے پیہم بنے

جذب ہو جائے تجلّی میں حضورؐ
دِل مرا یوں قطرۂ شبنم بنے

بس یہی مستردر ہے دل میں طلب
ربط انؐ سے اور بھی محکم بنے

تمنائے طیبہ جو زندہ رہے گی
نگاہوں میں جلوؤں کی دنیا رہے گی

طبیعت میں جو تازگی ہے ابھی تک
وہ صدیاں بھی گذریں تو تازہ رہے گی

مرے دل میں رہتی ہے یادِ محمدؐ
مرے دل کی وادی کشادہ رہے گی

کہاں سے کہاں تک رسائی ہے میری
ابد تک تعجب میں دنیا رہے گی

مدینے کی سو بار کر لوں زیارت
تمنّا مری پھر تمنّا رہے گی

جو ذکرِ محمدؐ کی محفل ہے یارو
وہ محفل تو قریہ بہ قریہ رہے گی

پسند آپؐ کو سادگی ہے جو آقاؐ
مری نعت گوئی بھی سادہ رہے گی

جو دیکھی ہے عظمت دیارِ نبیؐ کی
وہی حاصلِ چشمِ بینا رہے گی

مدینے کی مٹّی تو اب زندگی بھر
مرے رُخ کا مسرور غازہ رہے گی

جسے اُن کا دستِ سخا مِل گیا
اسے گوہرِ بے بہا مل گیا

کرم، لطف، رحمت، عنایت، عطا
یہ سب کچھ بوقتِ دُعا مل گیا

محمدؐ جسے مل گئے دوستو!
اُسے در حقیقت خدا مل گیا

کوئی دیر اس میں نہ مطلق لگی
جو مانگا وہی برملا مل گیا

جہاں آسرے کی ہوئی جستجو
وہیں غیب سے آسرا مل گیا

جسے خاکِ طیبہ میسر ہوئی
اُسے نسخۂ کیمیا مل گیا

دو عالم تھے مسرور قدموں تلے
مدینے کا جب راستہ مل گیا

باوجود اس کے کہ دل میں غم نہ ہو
کون ہے وہ آنکھ جس میں نم نہ ہو

سوختہ دل سوختہ جاں کے لئے
آپؐ کے دربار میں مرہم نہ ہو؟

جذبۂ عشقِ نبیؐ دِل میں مرے
اور بڑھتا جائے لیکن کم نہ ہو

خود پرستی سے مِلے مجھ کو نجات
خود فریبی کا کبھی عالم نہ ہو

وہ مدینے کیسے جائے دوستو!
عشق جس کا صادق و محکم نہ ہو

گرمیٔ عشقِ نبیؐ کا ہے اثر
ورنہ پھولوں پر کبھی شبنم نہ ہو

رہ نہیں سکتے کبھی مسرورؔ ہم
لطف آقاؐ کا اگر پیہم نہ ہو

بشر اور خیر البشرؐ اللہ اللہ
اندھیرے میں نورِ سحر اللہ اللہ

ہر اک چیز سے بے خبر اللہ اللہ
محمدؐ کے در کا سفر اللہ اللہ

لُٹا دی ہر اک چیز راہِ خدا میں
توکّل یہ اللہ پر اللہ اللہ

وہیں پر ملا راحتوں کا خزانہ
جہاں پر پڑی ہے نظر اللہ اللہ
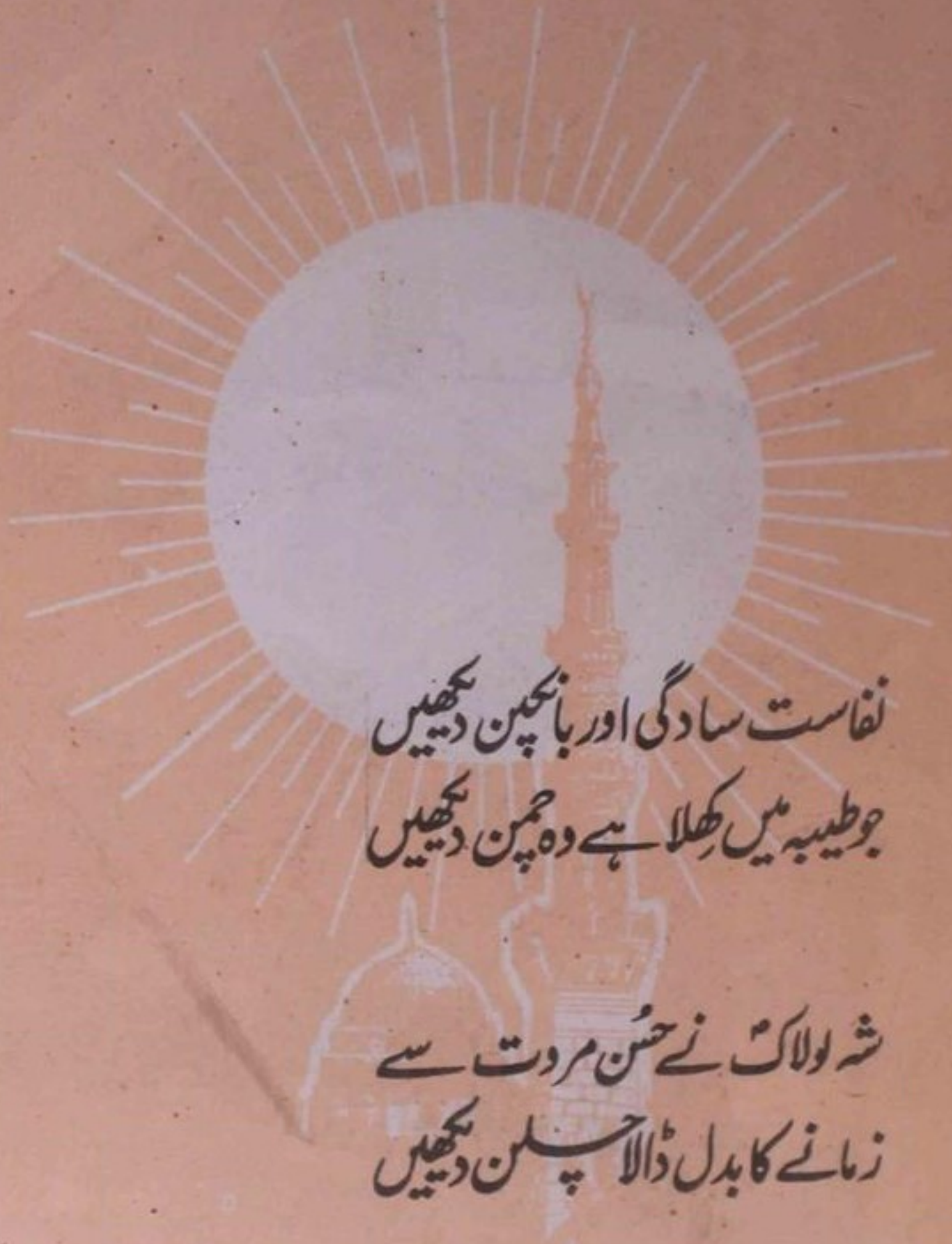
تمنا ہے کوئی نہ دل میں طلب ہے
یہ قدموں کا ان کے اثر اللہ اللہ

فقط آپ کے واسطے میرے آقاؐ
بنائے گئے بحر و بر اللہ اللہ

یہ عظمت بشر کو ملی آپ ہی سے
بشر اور پھر عرش پر اللہ اللہ

یہ ان کی عنایت ہے طبع حزیں پر
کہے نعت یوں بے ہُنر اللہ اللہ

درِ مصطفےٰؐ پر جو مسرور ہم نے
گذارے ہیں شام و سحر اللہ اللہ

نفاست سادگی اور بانکپن دیکھیں
جو طیبہ میں کھلا ہے وہ چمن دیکھیں

شہ لولاکؐ نے حسن مروت سے
زمانے کا بدل ڈالا چلن دیکھیں

محمدؐ مصطفےٰ کے نور کی برکت
سجا کر دل میں اُن کی انجمن دیکھیں

مرے اعمال بد ہیں اور یقیناً ہیں
مگر سرکارؐ سے میری لگن دیکھیں

عطا کیا کیا سرور و کیف ہوتا ہے
رسولِ پاکؐ کا سُن کر سخن دیکھیں

جو شیدا ہیں درِ سرکار کے، ان کو
ستا کر تو ذرا رنج و محن دیکھیں

لیا ہے نام پھر سرکارؐ کا میں نے
مہک اٹھا ہے پھر میرا دہن دیکھیں

منوّر کر گئی مسرور دنیا کو
شعارِ مصطفےٰؐ کی اک کرن دیکھیں

بہارؔ اور وہ بھی بہارِ مدینہ
نہ ہو روح پھر کیوں نثارِ مدینہ

کرم آپؐ کی فطرتِ اولیّں ہے
کرم کیجیے تاجدارِ مدینہ
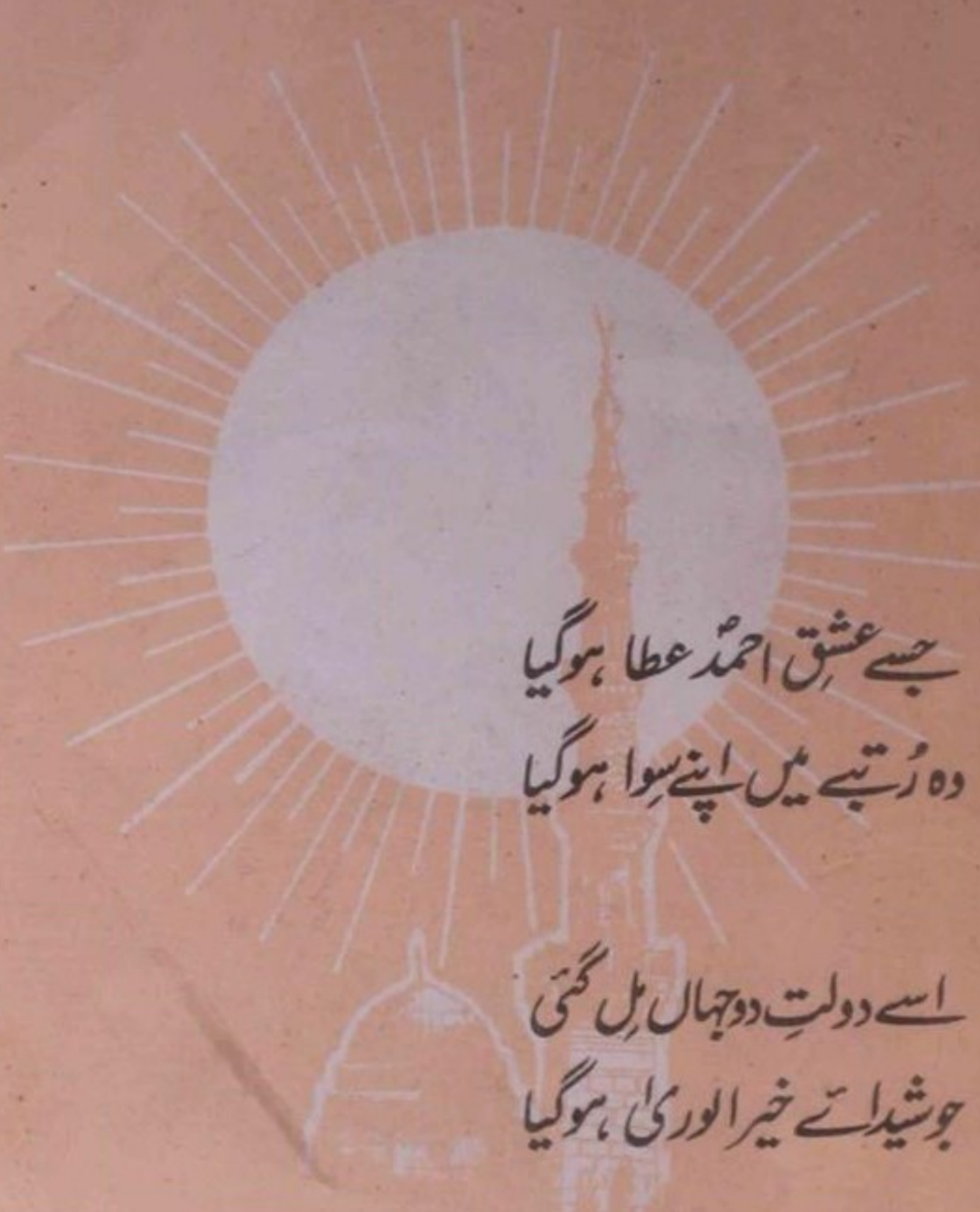
نگاہوں میں ٹھنڈک کا باعث نہ پوچھو!
نگاہوں میں ہے رہگذارِ مدینہ

کہاں فکرِ دنیا کہاں فکرِ عقبیٰ!
جو دِل میں ہو یار و خُمارِ مدینہ

مدینے میں جلوے ہیں خلدِ بریں کے
ہے خلدِ بریں ہمکنارِ مدینہ

مدینے میں ہر کوئی کسطرح جائے
نگن پر ہے جب انحصارِ مدینہ

گلوں سے بھی بڑھ کر ہے مسرور مجھ کو
جو قسمت سے مِل جائے خارِ مدینہ

جسے عشقِ احمدؐ عطا ہو گیا
وہ رتبے میں اپنے سِوا ہو گیا

اسے دولتِ دو جہاں مل گئی
جو شیدائے خیر الوریٰ ہو گیا

جہاں کا تو سودا بڑا تھا مگر
مدینے جو پہنچا ہُوا ہو گیا

اُڑی خاکِ طیبہ اور ایسی اُڑی
مقدر ہمارا رسا ہو گیا

وہ دُرِ یتیمی جو آئے تو پھر
یتیموں کا رُتبہ بڑا ہو گیا

زمانے کی تاریکیاں چھٹ گئیں
جو روشن چراغِ حرا ہو گیا

وہ شاہوں سے بڑھ کر ہوا معتبر
درِ پاک کا جو گدا ہو گیا

جو سرور قدموں میں اُنکے جھکے
تو کیا کیا نہ ہم کو عطا ہو گیا

بہار اور تازہ بہار اللہ اللہ
مدینے کے لیل و نہار اللہ اللہ

ہر اک سمت ہے لالہ زار اللہ اللہ
وہ بطحا کے قُرب و جوار اللہ اللہ
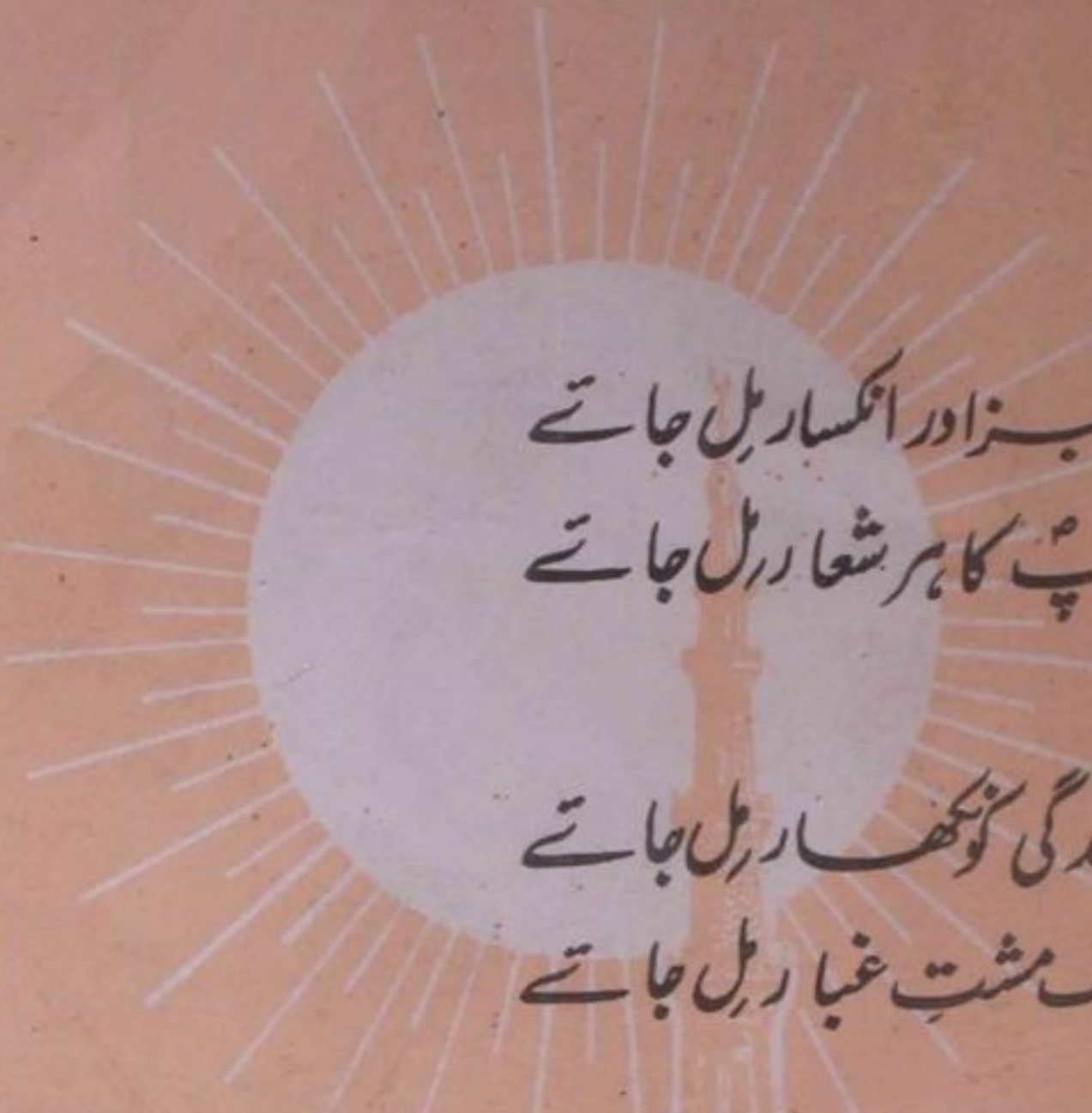
ہم انساں ہی قرباں نہیں جان و دل سے
ملائک بھی اُن پر نثار اللہ اللہ

اگر بے خودی میں پکارا نہیں تو
کبھی بے خودی میں پکار اللہ اللہ

محمدؐ کے شیدائی کو ہر قدم پر
ملیں رحمتیں بے شمار اللہ اللہ

ابھی تک نگاہوں پہ چھایا ہوا ہے
نبیؐ کے نگر کا خمار اللہ اللہ

شب و روز مسرور بطحا میں ہم نے
گذارے ہیں کیا خوشگوار اللہ اللہ

عجز اور انکسار مِل جاتے
آپؐ کا ہر شعار مِل جاتے

زندگی کو نکھار مِل جاتے
ایک مشتِ غبار مِل جاتے

رحمتوں کی بہار ہے درکار
رحمتوں کی بہار مِل جاتے

بے قراری سی بے قراری ہے
میرے آقاؐ قرار مِل جاتے

مجھ کو مِل جائے دولتِ کونین
آپؐ کا جو دیار مِل جاتے

جو دلوں کو حیاتِ نو بخشے
کوئی ایسی پکار مِل جاتے

خاکِ طیبہ اگر مِلے مجھ کو
ہر مرض کا اُتار مِل جائے

یہ تقاضا ہے ہوشمندی ہے
بے خودی کا خمار مِل جاتے

وہ ہے مسرور صاحبِ تقدیر
جس کو طیبہ کا خار مِل جاتے

اشک آنکھوں سے رواں ہیں دوستو
پھر بھی کتنے شادماں ہیں دوستو

خُلد میں، راحت کدے میں، عرش پر
کون جانے ہم کہاں ہیں دوستو
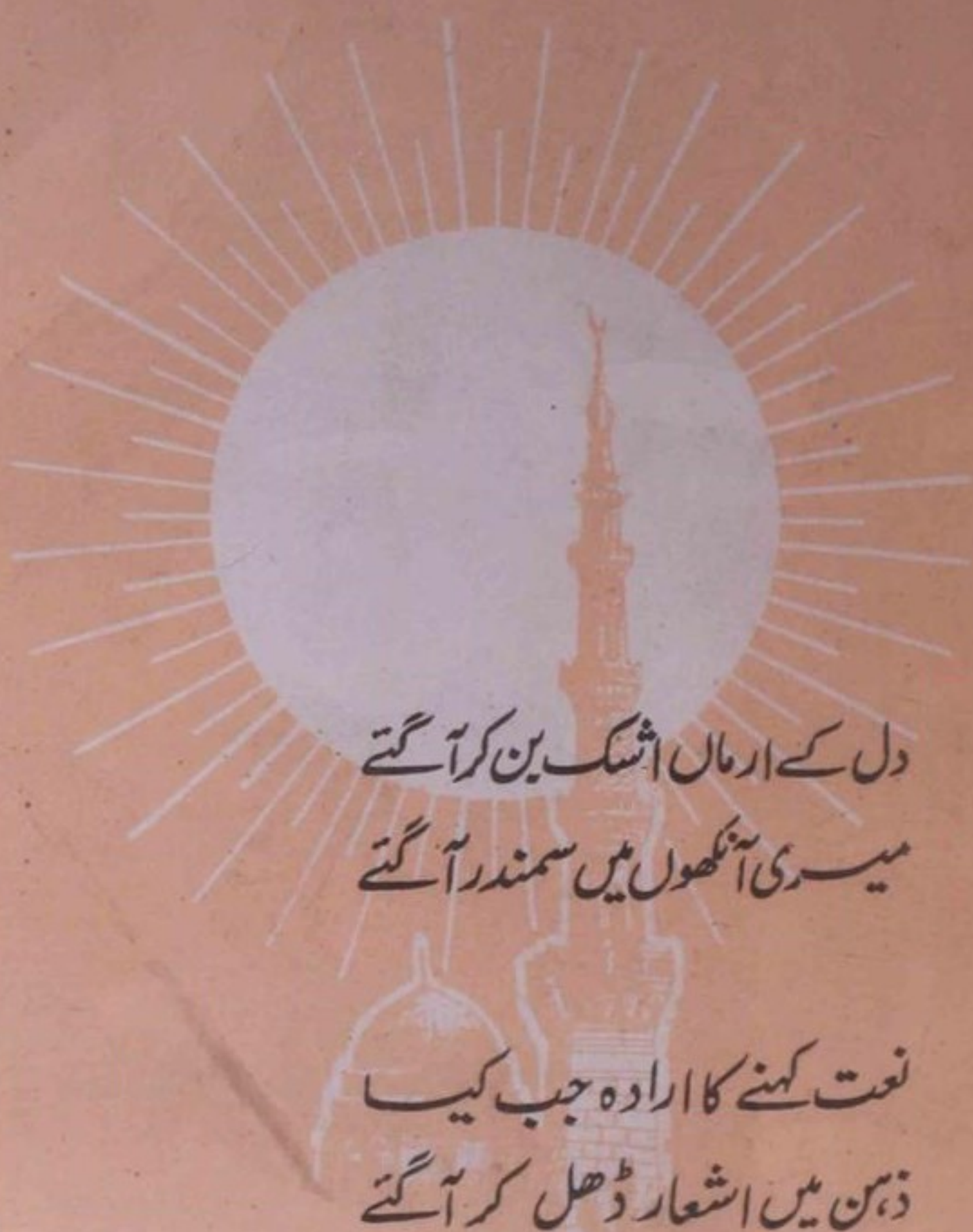
بے قراروں کے لئے پیارے نبیؐ
سایہ امن و اماں ہیں دوستو

رونقیں سب اُنؐ کے دم سے ہیں کہ وہؐ
رونقِ کون و مکاں ہیں دوستو

سر کے بل طیبہ میں چلتے راہ میں
ان کے قدموں کے نشاں ہیں دوستو

اپنی سیرت کے سبب وہؐ آج بھی
کسقدر ہم پر عیاں ہیں دوستو

انحصار اس کا نہیں مستر در پر
اُنؐ پہ قرباں دو جہاں ہیں دوستو

دل کے ارماں اشک بن کر آ گئے
میری آنکھوں میں سمندر آ گئے

نعت کہنے کا ارادہ جب کیا
ذہن میں اشعار ڈھل کر آ گئے

نور کے دریا رواں ہیں چارسُو
ہم یہ کیسی سرزمیں پر آ گئے

سارے سامانِ طلب اے دوستو
انؐ کی رحمت سے میسّر آگئے

تشنگی کچھ اور میری بڑھ گئی
یاد جب تسنیم و کوثر آگئے

یہ جہاں تپتا ہوا صحرا ہی تھا
میرے آقاؐ ابر بن کر آگئے

ربِّ اکبر کے یہ الطاف و کرم
ربِّ اکبر کے جو مظہر آگئے

یہ ہمارا بخت ہے مسرور ہم
دامنِ امید بھر کر آگئے

محمدؐ کا لطف و کرم دیکھتے
ازل سے ہیں آسودہ ہم دیکھتے

فقیرانہ انداز و شاہنشہی
یہ ہوتا ہے جاہ و حشم دیکھتے

اِدھر نام اُن کا لیا اور اُدھر
ہوئے ختم رنج و الم دیکھتے

صداقت کی منزل دکھائیں گے وہ
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھئے

متاعِ دل و جاں لٹاتے ہیں سب
عرب دیکھئے یا عجم دیکھئے

زباں سے جو نکلا سُنا آپؐ نے
جو دل پر ہے میرے رقم دیکھئے

محمدؐ کی مدحت کا اعجاز یہ
رواں روز و شب ہے قلم دیکھئے

برستی ہے مستر در رحمت جہاں
رسولِ خداؐ کا حرم دیکھئے

صاحبِ ایماں اُسے دیکھا نہیں
آپؐ سے جو شخص وابستہ نہیں

انبیا جن و ملک ، حُور و بشر
کون ہے جو آپؐ کا شیدا نہیں

آج تک طیبہ کی گلیاں دوستو!
یہ حقیقت ہے کہ میں بھولا نہیں

ذرہ ذرّہ خاک کا چنتا رہوں
اس سے اچھا اور کچھ تحفہ نہیں

ہو تصوّر میں جمالِ مصطفےٰؐ
پھر کوئی تنہائی میں تنہا نہیں

آپؐ کے قدموں میں لا ڈالا مجھے
یہ کرم کیا ربِّ اکبر کا نہیں؟

یہ خدا کی ہے عطا ورنہ کبھی
نعت اپنے آپ کہہ سکتا نہیں

وقت کا سلطاں ہو یا کوئی گدا
کون ہے جو ہاتھ پھیلاتا نہیں

جو گیا مسرور در پر آپؐ کے
پھر کسی کے در پہ وہ جاتا نہیں

اُسی کا یہ حق تھا بجا لے گئی
مرا دل جو اُنؐ کی ادا لے گئی

سکوں صرف طیبہ میں دل کو ملا
طلب تو مجھے جا بجا لے گئی
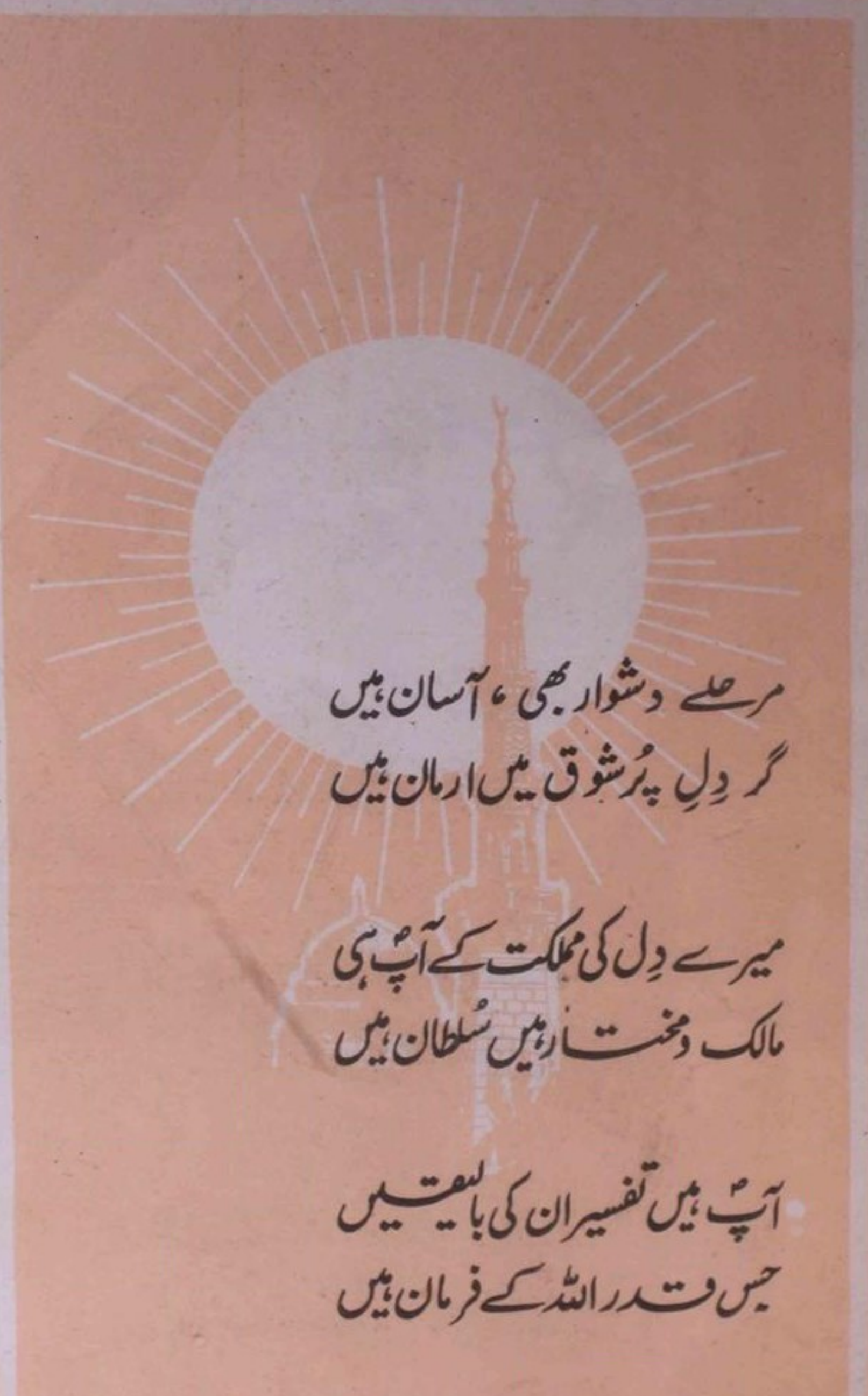
تمنّا، ترا میں ہوں احسان مند
جہاں میرے دل نے کہا لے گئی

میں جب تک نہ پہنچا تھا انکے حضورؐ
مری دھڑکنوں کو ہوا لے گئی

ہجومِ غم و یاس ٹھہرے کہاں
مدینے کی ان کو ہوا لے گئی

کہاں ہم کہاں بارگاہِ نبیؐ
مگر رحمتِ مصطفےٰؐ لے گئی

مرے دل کا مسرور صبر و قرار
دیارِ نبیؐ کی فضا لے گئی

مرحلے دشوار بھی، آسان ہیں
گر دلِ پُرشوق میں ارمان ہیں

میرے دِل کی مملکت کے آپؐ ہی
مالک و مختار ہیں سُلطان ہیں

آپؐ ہیں تفسیر ان کی بالیقیں
جس قدر اللہ کے فرمان ہیں

کون ہے جو کر سکے اُن کا شمار
آپؐ کے امت پہ جو احسان ہیں

آپؐ کی دانش پہ اے آقا مرے
اہل دانش آج بھی حیران ہیں

راحت و آرام صبر و تمکنت
نعت کہنے کے یہ سب فیضان ہیں

کاش مجھ کو بھی وہی منصب مِلے
جس کے حامل حضرتِ حسّانؓ ہیں

دِل میں تھے مستور ارماں کس قدر
دِل میں کتنے آج بھی ارمان ہیں

رنگ و بو کا نکھار طیبہ میں
چار سُو ہے بہار طیبہ میں

زندگی کے حسین روز و شب
ہو سکے تو گذار طیبہ میں

وہ بھی ملتا ہے بخت والوں کو
ہے جو گرد و غبار طیبہ میں

چین، راحت، سکون، اطمینان
اور دل کا قرار، طیبہ میں

یہ مقدر مرا کہ میری بھی
گونجتی ہے پکار طیبہ میں

کوئی چاہے بھی تو نہیں ممکن
رحمتوں کا شمار طیبہ میں

پھول بھی کیا کہیں کے اچھے ہوں
جتنے اچھے ہیں خار طیبہ میں

یہ تمنا ہے بار بار پہنچائے
مجھ کو پروردگار طیبہ میں

میرا مسرور دامن عصیاں
ہو گیا تار تار طیبہ میں

ہلے لب جو میرے صدا بن گئے
محمدؐ سراپا عطا بن گئے

سہارا نہ تھا جن کا، ان کے لئے
مجسّم وہ لطف و سخا بن گئے

دعا کے لئے لفظ کیا ڈھونڈتے ؟
ہم اشکوں میں ڈھل کر دعا بن گئے

نگاہوں میں جو نقش لے کر چلے
وہی نقش پھر جا بجا بن گئے

وہ گرمی کی شدت میں سایہ بنے
وہ تاریکیوں میں ضیا بن گئے

وہ فاراں پہ فاراں کی عظمت ہوتے
حرا میں چراغِ حرا بن گئے

جو خوابوں میں مسرور آتے رسولؐ
تو ہم جاگ کر رت جگا بن گئے

حوصلے حق سے یہ پائے آپؐ نے
دُکھ ہمارے سبھی اُٹھائے آپؐ نے

اک جہانِ تیرہ و تاریک میں
نور کے دریا بہائے آپؐ نے

بندگی کے جسقدر آداب تھے
وہ ہمیں کس نے سکھائے آپؐ نے

صبر کی بُنیاد رکھ کر، خُلق کے
چار سُو گلشن کھلائے آپؐ نے

معجزے ایسے نہ دیکھے اور سُنے
معجزے کیا کیا دکھائے آپؐ نے

شوق سے طعنے سُنے اغیار کے
شوق سے پتھر بھی کھائے آپؐ نے

آج تک مسرور کس سے اُٹھ سکے
دل پہ جو صدمے اُٹھائے آپؐ نے

ہر اک شے جہاں کی قرینے میں ہے
وہ جنّت کا ٹکڑا مدینے میں ہے

ترستی تھیں جن کو نگاہیں مری
وہ جلووں کی دنیا مدینے میں ہے

خدا جانے منزل پہ عالم ہو کیا
ابھی شوقِ دل پہلے زینے میں ہے

سکونِ دل و جاں اگر ہے کہیں
تو پھر بالیقیں وہ مدینے میں ہے

بہت شور ہے کشتیٔ نوحؑ کا
وہ کشتی بھی انؐ کے سفینے میں ہے

کہیں جس کو ہم دولتِ بے بہا
وہ دولت حرم کے دفینے میں ہے

بہت اشک مسرّور نکلے مگر
جو ارمان تھا اب بھی سینے میں ہے

اُخوت کا یوں بول بالا کریں
دیئے سے دیا ہم جلایا کریں

اسی میں ہے خوشنودیٔ مصطفےٰؐ
بُرے کام سے ہم کنارہ کریں

رسولِؐ خدا کا یہ ارشاد ہے
کبھی طیش میں ہم نہ آیا کریں

محمدؐ نے سجدے کئے جس طرح
کبھی ایک تو ایسا سجدہ کریں

جو سوئیں تو خوابوں میں دیکھیں انہیں
جو جاگیں تو ان کو پکارا کریں

مدینے کے منظر تو منظر ہیں وہ
رگ و پے میں جن کو اتارا کریں

دلوں میں ہمارے ہو بغض و حسد
محمدؐ یہ کیوں کر گوارا کریں

خود اپنے ہی عیبوں پہ رکھیں نظر
کسی دوسرے میں نہ ڈھونڈا کریں

جو مسرور دل میں ہے عشقِ نبیؐ
تو گرتے ہوؤں کو اٹھایا کریں
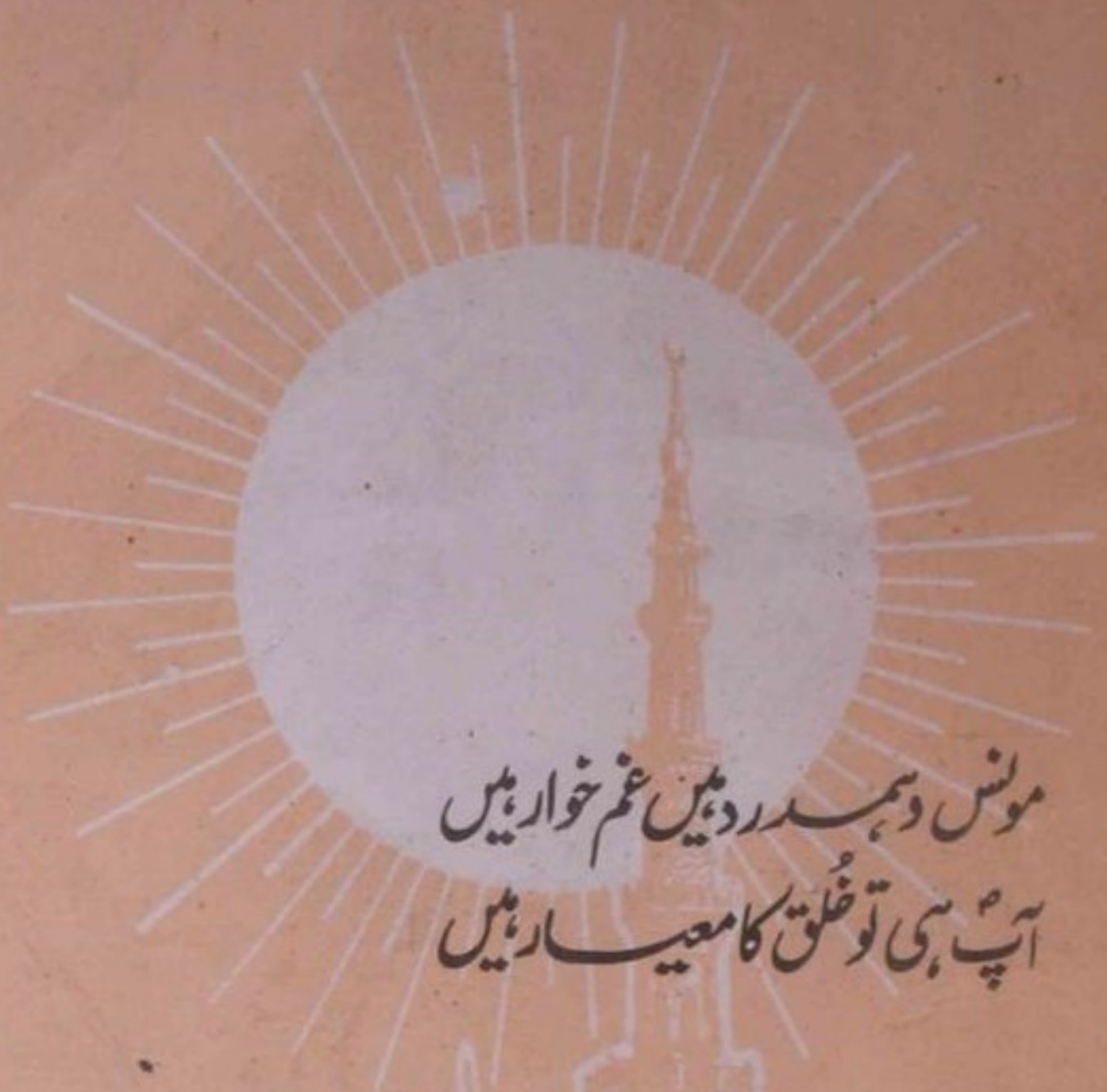
مونس و ہمدرد ہیں غم خوار ہیں
آپؐ ہی تو خُلق کا معیار ہیں

راحتِ جاں اور ہو سکتا ہے کون
راحتِ جاں احمدؐ مختار ہیں

گنبدِ خضریٰ کے نظاروں میں ہم
کچھ نہ پوچھو کسقدر سرشار ہیں

ذرّے ذرّے سے نمایاں دوستو
صاحبؐ انوار کے انوار ہیں

باعثِ تسکینِ دِل ثابت ہوتے
کیا مدینے کے در و دیوار ہیں

ہو گئے جس سے منور دو جہاں
روشنی کے آپؐ وہ مینار ہیں

عظمتِ کردار کی زندہ مثال
آپؐ ہی اے سیّد الابرار ہیں

اب وہاں مستور جا کر تم رہو
علم و عرفاں کے جہاں انبار ہیں

بے مثل بے نظیر کہی برملا کہی
جو بات بھی نبیؐ نے کہی وہ بجا کہی

میری وہ ایک ایک ہوئی بات مستجاب
پیشِ حضورؐ جو بھی بصد التجا کہی

حق تو یہ ہے کہ حق نہ ادا ہو سکا کبھی
کہنے کو ہم نے نعت کہی بارہا کہی

بیشک عظیم آپؐ ہیں بلکہ عظیم تر
یہ بات بھی خدا نے کہی ہم نے کیا کہی

اپنی طرف سے آپؐ نہ کہتے تھے کوئی بات
میرے حضورؐ سے جو خدا نے کہا کہی

فکر و عمل کی بات جو سرکارؐ کر گئے
وہ بات اُنؐ کے بعد کسی نے بھلا کہی ؟

احباب کہہ رہے ہیں مری نعت گوئی پر
تم نے کہی جو نعت وہ سب سے جُدا کہی

دعویٰ کسے ہے نعتِ پیمبرؐ کا دوستو !
حسبِ عطائے مالکِ ہر دوسرا کہی

حمدِ خدا کا حق بھی اُسی سے ادا ہوا
مسرورؔ جس نے نعتِ حبیبِ خداؐ کہی
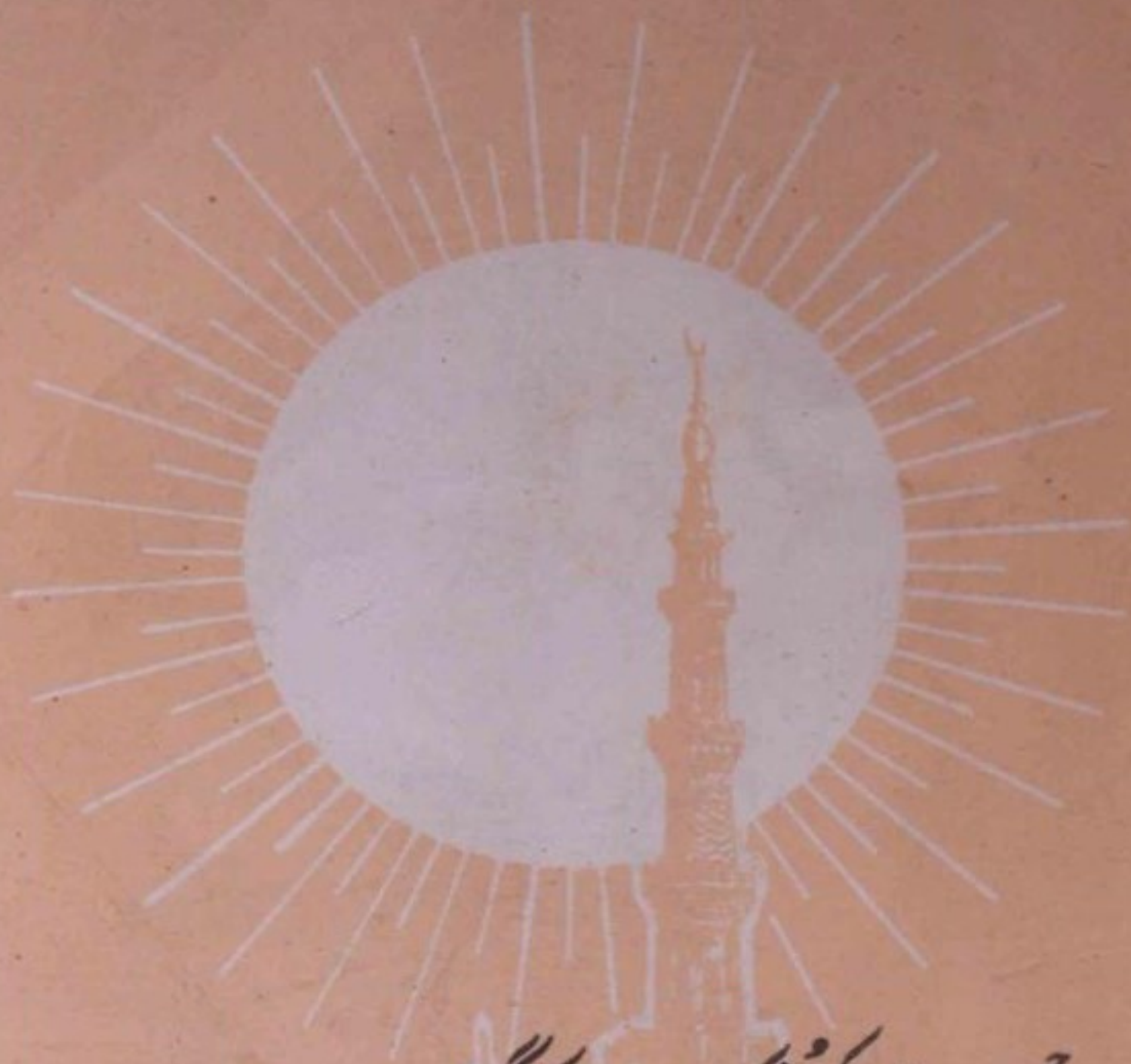
جسم و جاں کو مشک سے مہکا گیا
میرے لب پر نام کس کا آ گیا

ذرّے ذرّے پر زمیں کے چھا گیا
پرچمِ اخلاص یوں لہرا گیا
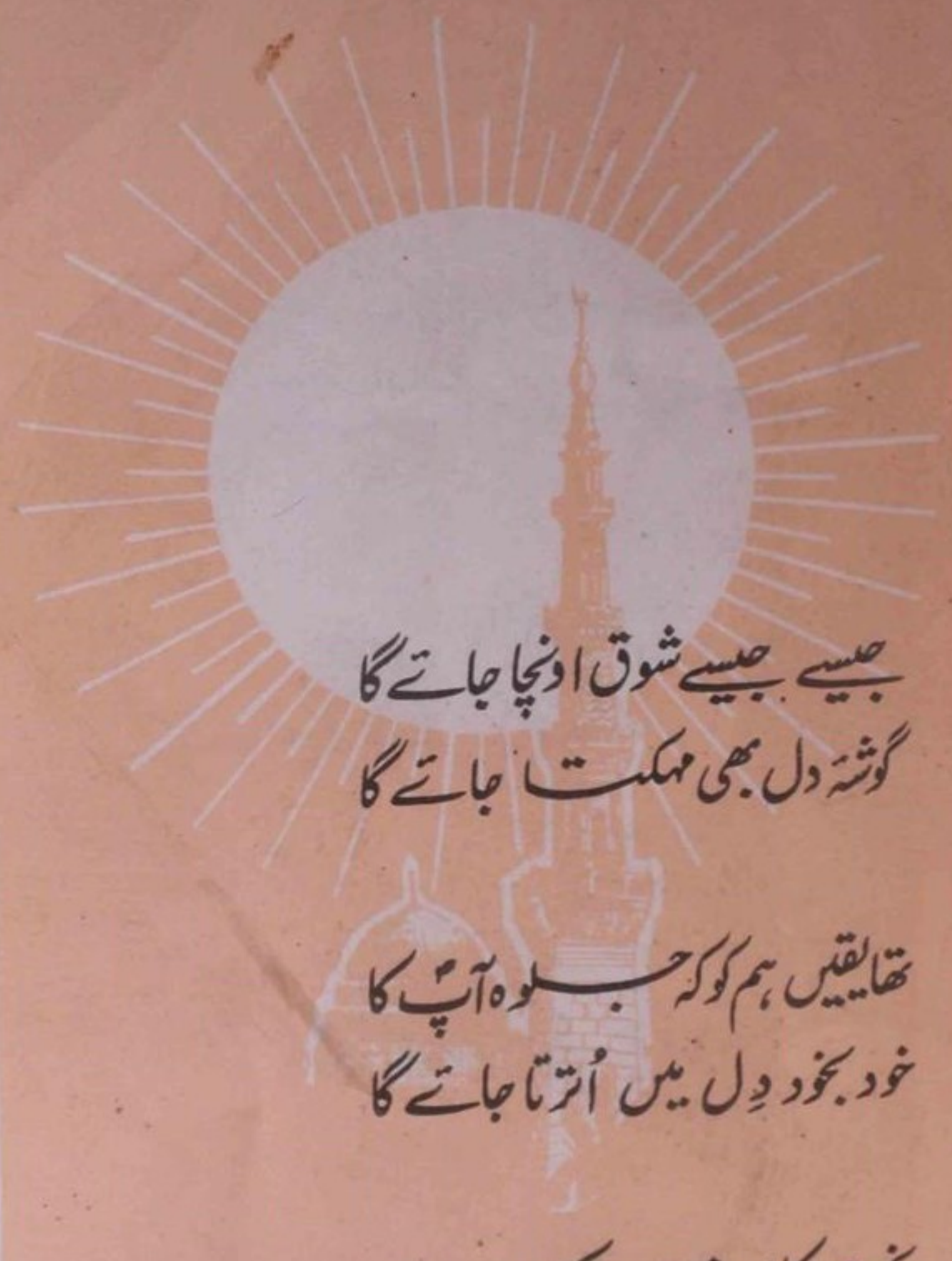
اے تصور میں ترا ممنون ہوں
تو مدینے پھر مجھے پہنچا گیا

دیدہ و دل پر نہیں موقوف کچھ
دامنِ امید بھی بھرتا گیا

مجھ کو نعتوں کا سلیقہ تھا کہاں
جو زباں پر آ گیا کہتا گیا

وہ گھڑی بھی کس قدر تھی دلنشیں
جس گھڑی میں جانبِ طیبہ گیا

ناز کر مسرور اپنے بخت پر
حاضری کو تو بھی بلوایا گیا

جیسے جیسے شوق اونچا جائے گا
گوشۂ دل بھی مہکتا جائے گا

تھا یقیں ہم کو کہ جلوہ آپؐ کا
خود بخود دِل میں اُترتا جائے گا

بخت کا اپنے سکندر ہے وہی
جو تمنا لے کے طیبہ جائے گا

اُن کے دامن کی ہوا لگنے تو دیں
زخم اپنے آپ بھرتا جائے گا

اشک کے سیلاب کا دھارا تو اب
مجھ سے رُکتا ہے، نہ روکا جائے گا

جو سرِ مژگاں ہے قطرہ اشک کا
لے کے مجھ کو مثلِ دریا جائے گا

ہم تو ٹھہرے نام لیوا آپؐ کے
حشر میں کیا ہم سے پوچھا جائے گا

فیض کا مستر در دریا ہے رواں
تشنہ لب کوئی نہ پیاسا جائے گا

بے خودی میں جو دل تڑپتا ہے
عشق ان ؐ کا نہیں تو پھر کیا ہے

جا رہا ہوں دیارِ آقا ؐ میں
میرے ہمراہ کوئی چلتا ہے؟

نعت گوئی میں تو ، ترا اور تم
در حقیقت مجھے تو کھلتا ہے

پھر مدینے کا عزم ہے یارد
دیکھیں ارمان کب نکلتا ہے

اپنی امت پہ آپؐ کے احسان
کسقدر ہیں کسی نے سوچا ہے ؟

وہ سنبھالا نہ دیں جو دنیا میں
گرنے والا کہیں سنبھلتا ہے

ذکرِ خیر الانامؐ سے کیا کیا
جان و دل کو سکون ملتا ہے

شوق اُس کا ہے ذکر کے قابل !
شوق جس کا جنوں میں ڈھلتا ہے

جو ہے پیارا حسین اور دلکش
کس کا سرورِ دو سرا پا ہے ؟

عظمتِ کون و مکاں بطحا میں ہے
حاصلِ ہر دو جہاں بطحا میں ہے

راحت و تسکینِ جاں بطحا میں ہے
دل ہمارا شادماں بطحا میں ہے

جس کا لفظوں میں بیاں ممکن نہیں
رنگ و بُو کا وہ سماں بطحا میں ہے

صاحبِ اخلاق و مہر و عاجزی
ڈھونڈتے ہو تم کہاں، بطحا میں ہے

رحمتوں کا، برکتوں کا، لطف کا
ایک دریائے رواں بطحا میں ہے

علم و حکمت، دانش و دیدہ وری
جس پہ ہے سب کچھ عیاں بطحا میں ہے

کیا کہوں مسرور کیسا دلنشیں
رُوح پرور اک سماں بطحا میں ہے

دیکھ کر جس کو زمانہ دنگ ہے
وہ حبیبِؐ کبریا کا رنگ ہے

نامرادی بن گئی اس کا نصیب
دامنِ امید جس کا تنگ ہے

سوچتا ہوں نام لیوا آپؐ کا
بھائی سے کیوں بھائی محوِ جنگ ہے

عقلِ انساں صرف کل تک تو نہ تھی
عقلِ انساں آج بھی تو دنگ ہے

وہ بشر پھر کیوں نہ ہو خیر البشرؐ
اک دُعا جس کی جوابِ سنگ ہے

تازگی کیا کیا نہ آنکھوں کو ملی
وادیٔ بطحا بھی کیا خوش رنگ ہے

تا ابد مسرورؔ یہ قائم رہے
نعت کہنے کا ترا جو ڈھنگ ہے

مری آنکھوں میں آنسو جھلملاتے ہیں
کرم کے آپؐ نے دریا بہاتے ہیں

صبا ہے تازگی ہے رنگ و خوشبو بھی
نظر میں کس نے گلشن یہ کھلاتے ہیں
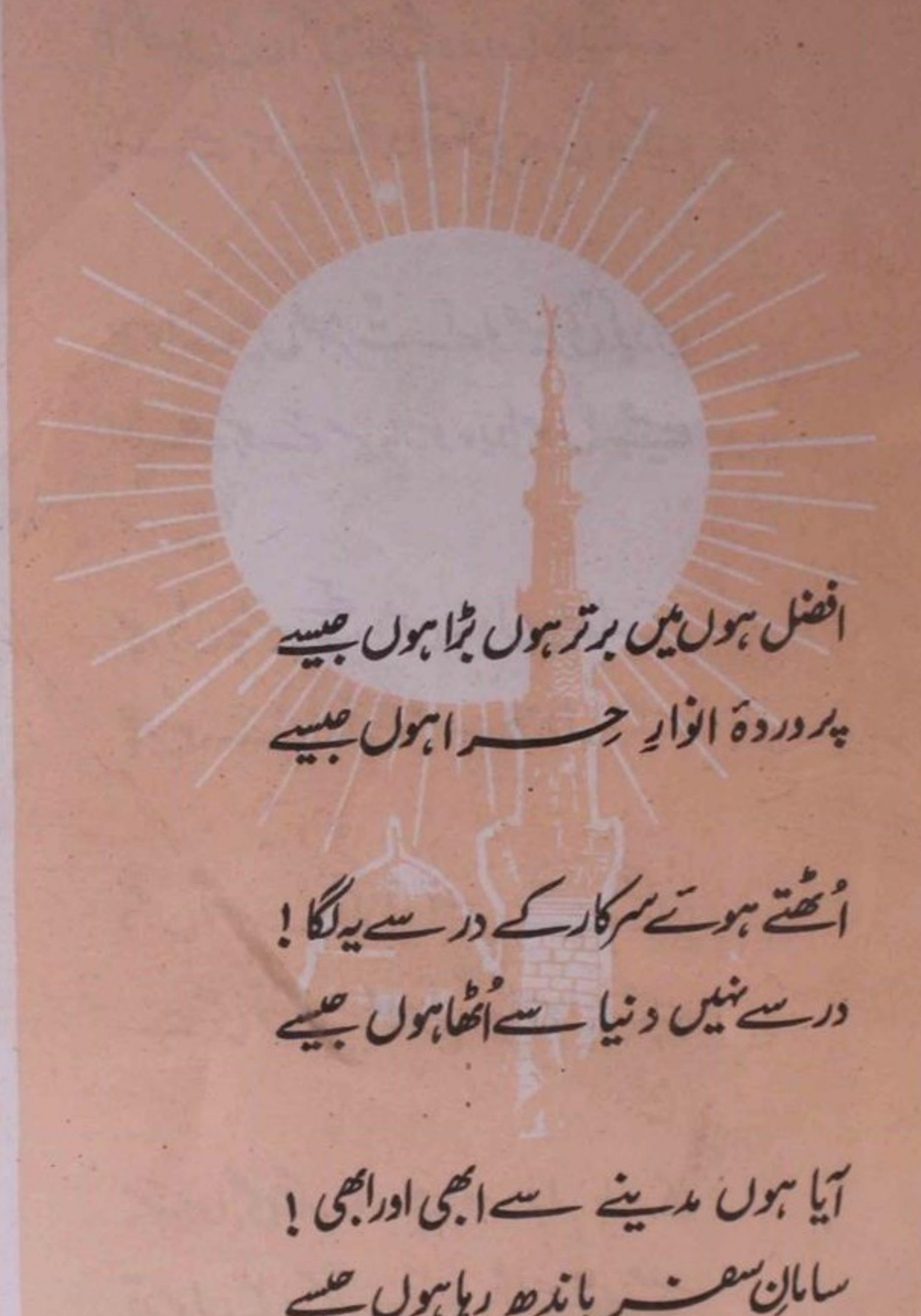
سکوں دل کو مِلا آنکھوں کو ٹھنڈک بھی
نگاہوں میں وہ نظارے سمائے ہیں

جو دل میں تھی وہ سب سرکارؐ نے سُن لی
خموشی نے بھی کیا مفہوم پائے ہیں

درِ اقدس سے لے کر خاک کے ذرّے
ملائک نے جبینوں پر سجائے ہیں

وہ اپنوں کو بھلا کیونکر بُھلا دیں گے
جو غیروں کے ہمیشہ کام آئے ہیں

اندھیرے چھٹ گئے مسرورؔ پھر دل کے
دیئے یادوں کے ہم نے پھر جلائے ہیں

افضل ہوں میں برتر ہوں بڑا ہوں جیسے
پروردۂ انوارِ حرا ہوں جیسے

اُٹھتے ہوئے سرکار کے در سے یہ لگا!
در سے نہیں دنیا سے اُٹھا ہوں جیسے

آیا ہوں مدینے سے ابھی اور ابھی!
سامانِ سفر باندھ رہا ہوں جیسے

آنکھوں میں ابھی تک ہے وہ دربار کا رنگ
باندھے ہوئے خود ہاتھ کھڑا ہوں جیسے

جو خواب میں حضرتؐ نے بوصیریؒ کو دی
اوڑھے ہوئے سر پر وہ رِدا ہوں جیسے

پھر دل پہ مسرت کے ہیں بادل چھاتے
پھر سُوئے حرم آج چلا ہوں جیسے

دشمن تو میرا کوئی نہیں ہے لیکن
ہے بھی تو اُسے بھول گیا ہوں جیسے

مسرور ابھی تک ہے وہ عالم طاری
قدموں میں محمدؐ کے پڑا ہوں جیسے

وہ شہرِ مدینہ کا ذرّہ نہ تھا
جو نورِ محمدؐ سے چمکا نہ تھا

تمنّائے دل میری بر آئے گی
کبھی خواب میں بھی یہ سوچا نہ تھا

حضوری کا یہ منظرِ دلنشیں
وہؐ پردے میں تھے اور پردہ نہ تھا

اُٹھی موج دل میں اور ایسی اُٹھی
مدینے میں پھر ہوش اپنا نہ تھا

سکونِ دل و جاں ہے ارزاں بہت
مدینے کو چلئے ہیں کہتا نہ تھا

جو چاہا ملا اور ملا اس طرح
ابھی ہاتھ بھی میرا پھیلا نہ تھا

درِ مصطفےٰؐ پر بصد احترام
سرِ شوق کس کس کا جھکتا نہ تھا؟

مہ و مہر تو اُنؐ سے پہلے بھی تھے
مگر اُن میں ایسا اُجالا نہ تھا

کہاں اُنؐ کی رحمت کے بادل نہ تھے
کہاں اُن کا مسرور سایہ نہ تھا؟

صاحبِ صدق و صفا خیرالوریٰ ﷺ
سوچ سے بھی ماورا خیرالوریٰ ﷺ

اپنی رحمت کا کوئی ذرّہ سہی !
میری جانب بھی ذرا، خیرالوریٰ ﷺ

مجھ کو طیبہ کی گلی میں مل گیا
میرے دل کا مدعا خیرالوریٰ ﷺ

خیر سے معمور میرا دِل ہوا
ہر نفس میں نے کہا خیرالوریٰ ﷺ
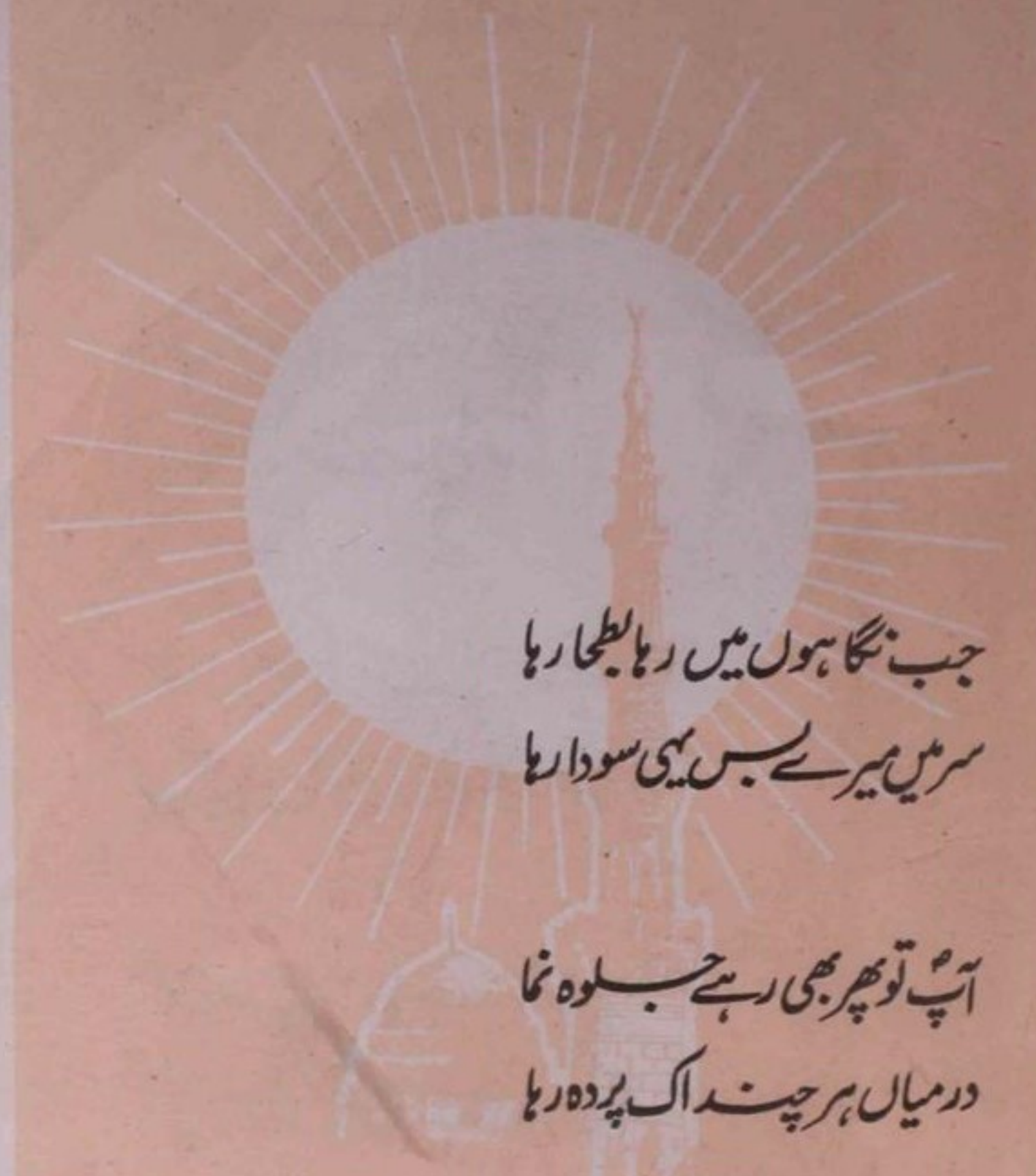
آپؐ کے نقشِ قدم کے سامنے
چاند بھی ٹھہرے گا کیا خیرالوریٰؐ

آنکھ میں لے کر چلا ہوں دیکھئے
اِک خزانہ شوق کا خیرالوریٰؐ

آپؐ کی یادوں سے دل کا گلستاں
خود بخود ہی کھِل اٹھا خیرالوریٰؐ

نعت گوئی کا شرف مِلتا کہاں
آپؐ کے صدقے، مِلا خیرالوریٰؐ

سوچ کا مسرور میری دائرہ
اور کیا ہے ماسوا خیرالوریٰؐ

جب نگاہوں میں رہا بطحا رہا
سر میں میرے بس یہی سودا رہا

آپؐ تو پھر بھی رہے جلوہ نما
درمیاں ہر چند اک پردہ رہا

کیوں نہ ہو شیوہ ہمارا درگذر
درگذر جب آپ کا شیوہ رہا

ساغر و مینا نہ کوئی میکدہ
کیف کا دریا مگر بہتا رہا

آپ کا دربار ہے عُقدہ کُشا
ایک اک عُقدہ جہاں کھُلتا رہا

پھول تو پھر پھول ہیں بطحا ترے
خار بھی میں شوق سے چُنتا رہا

گنبدِ خضریٰ تری جلوہ گری
دیکھنے والا تجھے تکتا رہا

جب کبھی آیا مدینے کا خیال
دیر تک مسرور میں کھویا رہا

کیسے بینائی کا معیار بڑھاتے کوئی
خاکِ بطحا کو جو سُرمہ نہ بنائے کوئی

اپنے قدموں میں اُسے دولتِ کونین ملے
اُنؐ کے در پر جو سرِ شوق جھکائے کوئی

جھوم جاتے ہیں مسرت سے شہ کون و مکاں
جب بھی مظلوم کو سینے سے لگائے کوئی

جیسا گرویدہ بنا دیتے ہیں میرے آقا
ایسا گرویدہ زمانے کو بنائے کوئی

دِل میں ایمان کا پہلے کرے جذبہ پیدا
پھر دعاؤں کے لئے ہاتھ اُٹھائے کوئی

ایک جلوے میں نظر آئیں ہزاروں جلوے
اپنی آنکھوں میں مدینے کو بسائے کوئی

یہ بھی مسرورِ عبادت سے نہیں ہے کچھ کم
راہ، بھٹکے ہوتے انساں کو دکھاتے کوئی

میں حامِل مرتبہ رہوں گا
نبیؐ کے در کا گدا رہوں گا

فدائے خیر الوریٰؐ رہا ہوں
فدائے خیر الوریٰؐ رہوں گا

بسا کے آنکھوں میں سبز گنبد
میں تا ابد جھومتا رہوں گا

جو میرے آقاؐ ہیں میرے آقاؐ
میں اُنؐ کا ہو کر سدا رہوں گا
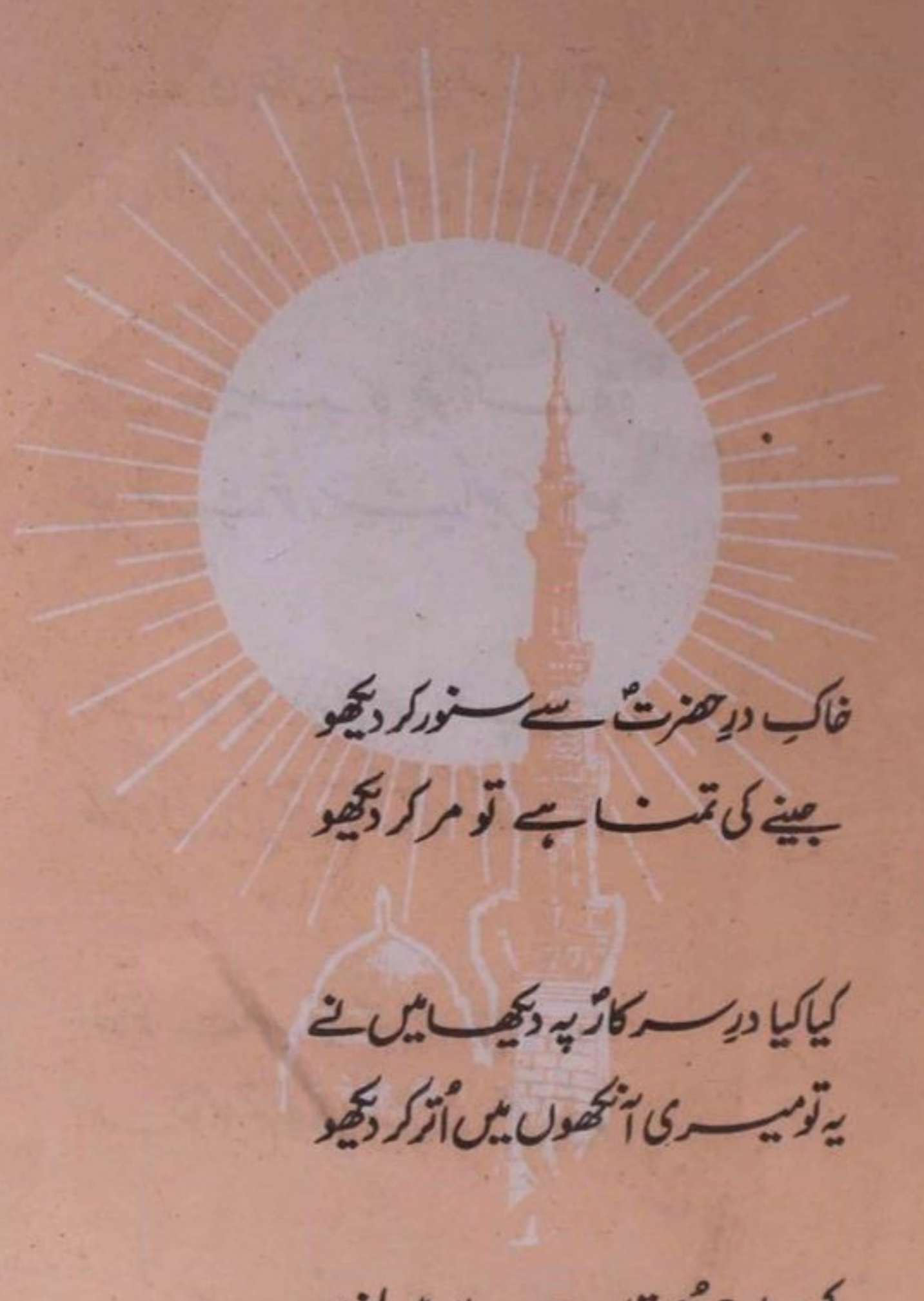
گلی گلی میں سعادتیں ہیں
گلی گلی گھومتا رہوں گا

جو جلوہ اُنؐ کا دکھاتے مجھ کو
میں خواب وہ دیکھتا رہوں گا

درود اُنؐ پر سلام اُنؐ پر
میں روز و شب بھیجتا رہوں گا

جہاں بسے ہیں جہانِ رحمتؐ
وہیں کسی روز جا رہوں گا

ہے مجھ پہ مسرور لطف اُنؐ کا
میں کیسے غم آشنا رہوں گا

خاکِ درِ حضرتؐ سے سنور کر دیکھو
جینے کی تمنا ہے تو مر کر دیکھو

کیا کیا درِ سرکارؐ پہ دیکھا میں نے
یہ تو مری آنکھوں میں اُتر کر دیکھو

کس طرح اُبھرتا ہے جہاں میں انساں
سرکارؐ کے قدموں میں بکھر کر دیکھو

ذرّے بھی جہاں کے ہیں قمر کی مانند
اس راہ گذر سے بھی گذر کر دیکھو

خاکِ رہِ طیبہ کا بنو اک ذرّہ
پھر صورتِ خورشید اُبھر کر دیکھو

رفعت کا جو مفہوم سمجھنا چاہو
قدموں میں نبیؐ کے کبھی گِر کر دیکھو

الفاظ سے کب بات بنی ہے جو بنے
الفاظ کا تم لاکھ ہنر کر دیکھو

مسرور ابھی اور کھُلیں گے عُقدے
کچھ اور مدینے میں ٹھہر کر دیکھو

دل کو دُنیائے لطافت میں بنائے رکھوں
اُن کے جلوؤں کو نگاہوں میں سمائے رکھوں

سنگریزہ بھی جو مِل جائے مدینے کا مجھے
اپنے سر کا میں اُسے تاج بنائے رکھوں

جس کی سج دھج کی زمانے میں نہیں کوئی مثال
دل کا ایوان اسی سے نہ سجائے رکھوں ؟

دل کو مِل جائے نہ تسکین کا ساماں کیا کیا
اپنی نظریں جو اُحد پر میں جمائے رکھوں

دِل یہ کہتا ہے کہ آنکھیں تو جھکی ہیں اکثر
اُنؐ کی سرکار میں سر کو بھی جھکائے رکھوں

ایک خوشبو جو میسّر مجھے طیبہ میں ہوئی
ذہن و دل کو اسی خوشبو میں بسائے رکھوں

اب تمنّا جو ہے دل میں تو یہی ہے آفتؔا
اپنی پلکوں پہ ستارے ہی سجائے رکھوں

مجھ کو قسمت سے ملی ہے جو حرم کی مٹّی
اپنی آنکھوں سے اسے کیوں نہ لگائے رکھوں

میری مسرور متاعِ دل و جاں ہے تو یہی
پھر میں یادوں کے دیئے کیوں نہ جلائے رکھوں

کیسے رہے عظمت سے وہ خالی، آقاؐ
جس شخص کے ہوں آپؐ مثالی آقاؐ

روشن ہیں زمانے کی نگاہیں جس سے
وہ روضۂ اقدس کی ہے جالی آقاؐ

وہ رات کہ جس رات مدینے پہنچا
آنکھوں میں وہی رات بسالی آقاؐ

مایوس کبھی اس کو نہ دیکھا نہ سُنا
جو آپؐ کے در کا ہے سوالی آقاؐ

بن جائے گا کیا کیا نہ مقدر میرا
گر ایک نظر آپؐ نے ڈالی آقاؐ

ہر بار تصور کا سہارا لے کر
تدبیر حضوری کی نکالی آقاؐ

جس شمع سے روشن ہے جہانِ تاریک
میں نے بھی وہی شمع جلا لی آقاؐ

یکتا رہا حسرت سے زمانہ مجھ کو
خاکِ رہِ بطحا جو اٹھا لی آقاؐ

کیا کیا دلِ مسرور نے راحت پائی
مظلوم کی جس وقت دعا لی آقاؐ

فکرِ دُنیا کم رہے یا رحمت اللعالمینؐ
دم میں جب تک دم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

شوق کی دنیا نگاہوں میں جو جلوہ ریز ہے
کس طرح مبہم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

جاگ جائے میری قسمت اور میری آنکھ میں
جلوۂ پیہم رہے یا رحمت العالمین ؐ

عشق، الفت، آرزو، ارمان کا جو آج ہے
تا ابد عالم رہے یا رحمت اللعالمینؐ
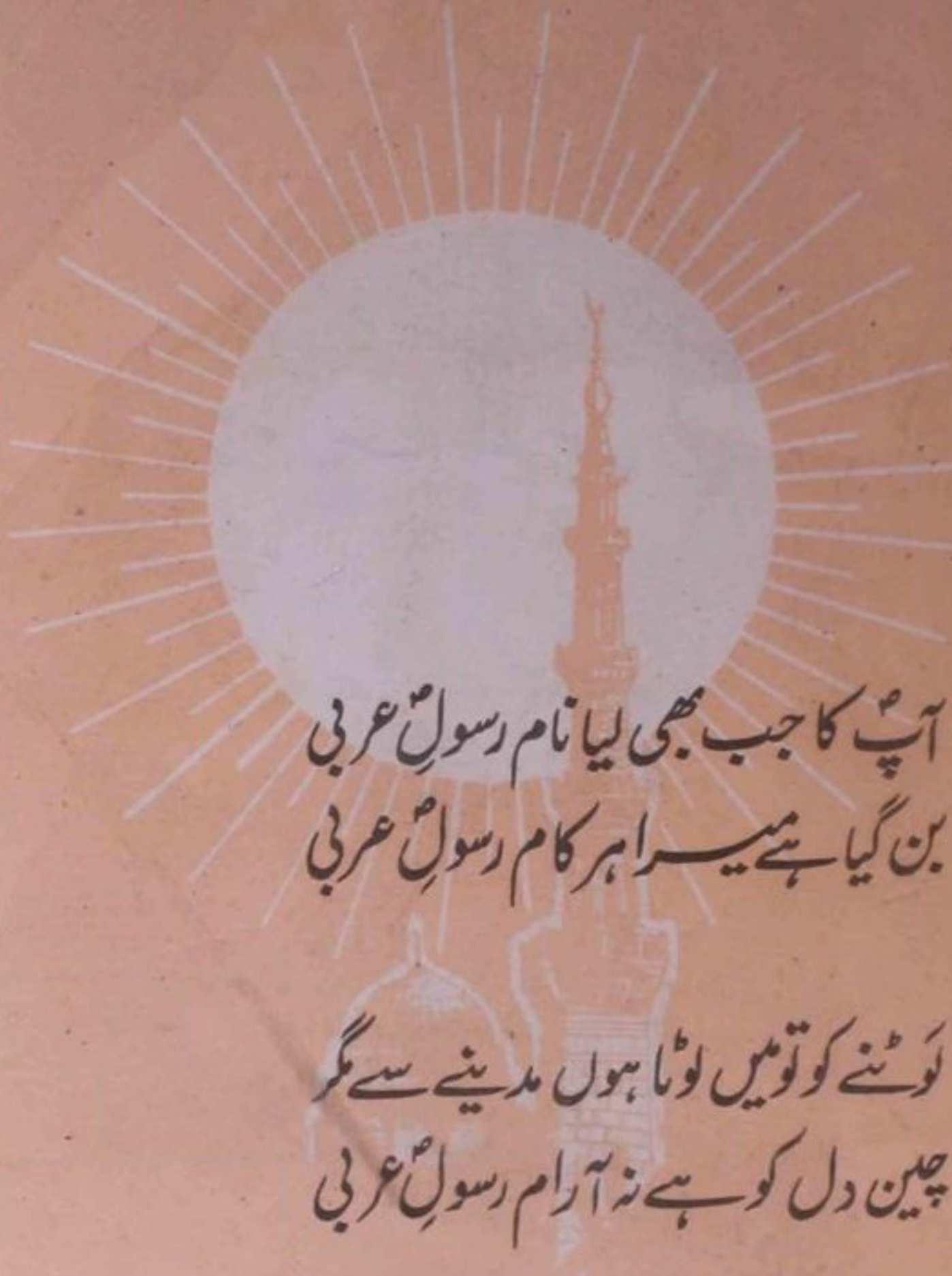
آبیاری گلشنِ دل کی جو ہو تو اس طرح
آنکھ میری نم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

عارضی خوشیوں سے اپنا منہ جو کوئی موڑ لے
اس کو پھر کیا غم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

آپؐ ہی خورشیدِ رحمت بن کے اُترے آنکھ میں
پھر کہاں شبنم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

جس تصور سے ۔ ہے روشن آج میری زندگی
وہ مرا ہمدم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

آپؐ کی رحمت سے ہی مسرور تھا مسرور ہوں
دور مجھ سے غم رہے یا رحمت اللعالمینؐ

آپؐ کا جب بھی لیا نام رسولِ عربیؐ
بن گیا ہے میرا ہر کام رسولِ عربیؐ

لَوٹنے کو تو میں لوٹا ہوں مدینے سے مگر
چین دل کو ہے نہ آرام رسولِ عربیؐ

کیوں نہ آسان ہو پھر جادۂ دشوار مجھے
رہنما جب ہوں بہر گام رسولِ عربیؐ

میں نے طیبہ سے چرایا ہے نظارا اس کا
کتنا پیارا ہے یہ الزام رسولِ عربیؐ

آپؐ کے لطف و کرم سے ہی بنی ہے قسمت
میں تو کہتا ہوں سرِ عام رسولِ عربیؐ

نعت گوئی سے ملی ہے مجھے شہرت کیا کیا
آپؐ کے نام سے ہے نام رسولِ عربیؐ

ذات وہ آپؐ کی ہے ذات کہ جس میں کوئی
نام کو بھی نہیں ابہام رسولِ عربیؐ

جو تمنا دلِ مسرور میں ہے اتنی ہے
کیجیے کوثر کا عطا جام رسولِ عربیؐ

کیا کیا نہ جذب و کیف کے چشمے اُبل پڑے
دیکھا درِ حضورؐ تو آنسو نکل پڑے

اللہ رے یہ ضبط و تحمّل یہ حوصلہ
پتھر بھی کھا کے جس کے نہ ماتھے پہ بل پڑے

حزن و ملال و یاس کا سایہ کوئی کبھی
اب تک پڑا ہے مجھ پہ نہ سرکارؐ کل پڑے

اُنؐ کی نگاہِ لطف کا اعجاز ہے کہ آج
دل میں لطافتوں کے سمندر اُبل پڑے

سجدہ روا نہیں ہے کسی کو بجز خُدا
اور جو جبینِ شوق کسی کی مچل پڑے؟

راہوں میں پیچ و خم بھی تھے اور فاصلے بھی تھے
لیکن جنہیں تھا شوق وہ دیوانے چل پڑے

مسترد در بارگاہِ نبیؐ میں جو ہم گئے
دل میں چراغ رُشد و ہدایت کے جل پڑے

دوستو! یہ رنگ بسامانی نہیں
آنکھ میں پانی فقط پانی نہیں

آپؐ کی توصیف مجھ سے ہو سکے
مجھ میں اتنی تو ہمہ دانی نہیں

آپؐ سلطانِ جہاں ہیں، آپؐ کی
کونسے خطّے میں سلطانی نہیں؟

دل شکستہ جاں گرفتہ دوستو!
کیا مدینے کی ابھی ٹھانی نہیں؟

ہے بشر فانی مگر، خیر البشرؐ
حق تعالیٰ کی قسم فانی نہیں

آپؐ کی ذاتِ مبارک میں نہاں
کیا فلاحِ نوعِ انسانی نہیں؟

کس جگہ اُنؐ کا نہیں ذکرِ مبیں
کس جگہ اُنؐ کی ثنا خوانی نہیں؟

رحمتوں کی رحمتوں کے شہر میں
کون کہتا ہے فراوانی نہیں؟

کیا انہیں پہچانتے مسرور، ہم
اپنی ہستی تک تو پہنچانی نہیں

میں نعت کیا گنگنا رہا ہوں
نصیب اپنا جگا رہا ہوں

رہیں تر و تازہ و معطّر!
وہ پھول دل میں کھِلا رہا ہوں

اُٹھا کے خاکِ رہِ مدینہ
جبیں پہ اپنی سجا رہا ہوں

سراپا عجز و نیاز بن کر
اے میرے آقاؐ میں آ رہا ہوں
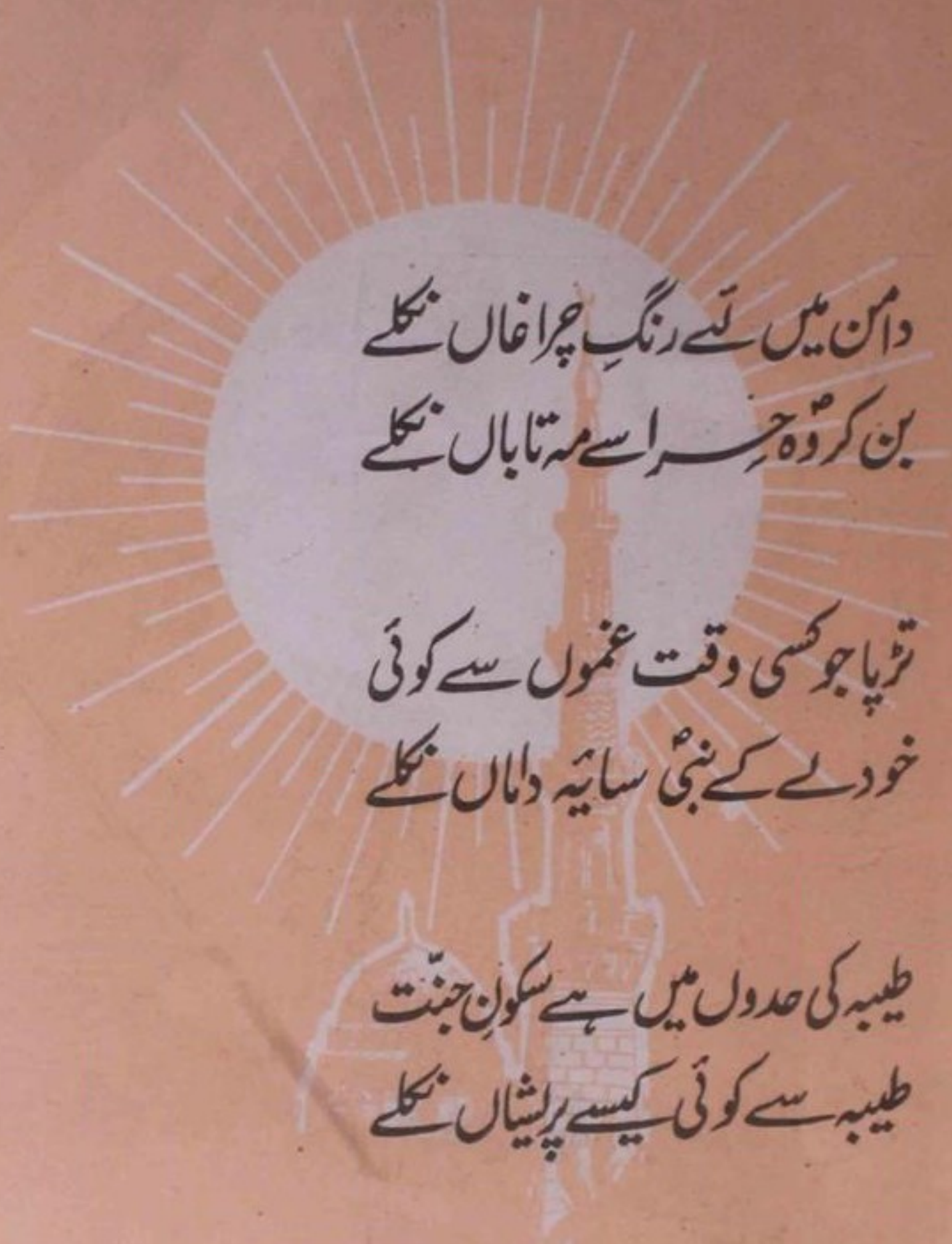
میں اپنے جامے میں دیکھتے تو
خوشی سے پھولا سما رہا ہوں؟

کبھی کیا فرشِ راہ دل کو
کبھی میں پلکیں بچھا رہا ہوں

جو دل میں میرے مکیں تھے اُن کو
کہاں کہاں ڈھونڈتا رہا ہوں

میں اُنؐ کی عظمت بیان کر کے
خود اپنی عظمت بڑھا رہا ہوں

نہ جانے مسرور خواب کتنے
میں رات بھر دیکھتا رہا ہوں

دامن میں لیے رنگِ چراغاں نکلے
بن کر وہ حرا سے مہِ تاباں نکلے

تڑپا جو کسی وقت غموں سے کوئی
خود لے کے نبیؐ سایۂ داماں نکلے

طیبہ کی حدوں میں ہے سکونِ جنّت
طیبہ سے کوئی کیسے پریشاں نکلے

یہ اُنؐ کا کرم ہے یہ عطا ہے اُنکیؐ
دل سے جو خیالِ غمِ دوراں نکلے
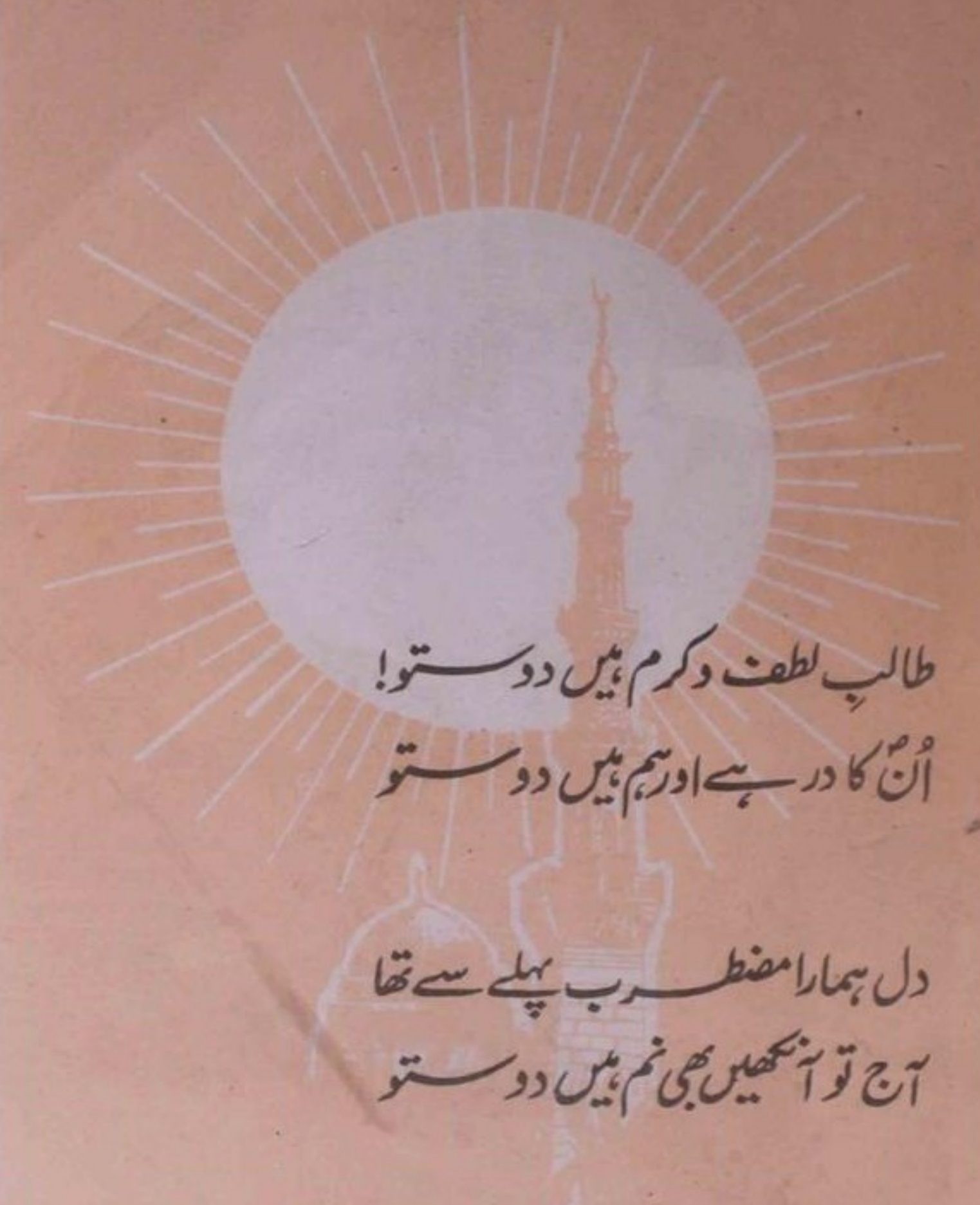
پتھر بھی اُٹھاتے رہے کچھ لوگ مگر
آقاؐ گل و گلزار بداماں نکلے

سوچا تو بہت دور بہت دور تھے آپؐ
جب دیکھا تو نزدیک رگِ جاں نکلے

کہنے کو نبی اور بہت تھے لیکن
آقاؐ شبِ معراج کے مہماں نکلے

ڈھونڈا جو مداوائے دل و جاں ہم نے
سرکارؐ مداوائے دل و جاں نکلے

جس درد کی مطلوب دوا تھی جس کو
اس درد کا مستر ور وہؐ درماں نکلے

طالبِ لطف و کرم ہیں دوستو!
اُنؐ کا در ہے اور ہم ہیں دوستو

دل ہمارا مضطرب پہلے سے تھا
آج تو آنکھیں بھی نم ہیں دوستو

رنگ، نکہت، نور، خوشبو، روشنی
یہ تو آثارِ حرم ہیں دوستو

تم مدینے چل کے دیکھو تو سہی
راہ میں کتنے ارم ہیں دوستو

گنبدِ خضرا کے سائے میں ہمیں
جو ملیں صدیاں تو کم ہیں دوستو

اُنؐ کی سیرت اُنؐ کی عظمت اُنؐ کے کام
سب کے سب دل پر رقم ہیں دوستو

احترامِ آدمیت اُنؐ پہ ختم
کس قدر وہؐ محترم ہیں دوستو

اُنؐ کی رحمت سے ہوئے مسرور ہم
اب کہاں رنج و الم ہیں دوستو

دلنشیں ایک ایک ذرّہ ہوگیا
اُن کے آنے سے اُجالا ہوگیا

آپؐ کی ہستی کو جس نے پالیا
آپؐ کا وہ لامحالا ہوگیا

جو بھی کمتر ذرۂ ناچیز تھا
آپؐ کا ہو کر وہ اعلیٰ ہو گیا

آپؐ کے لطف و کرم کا دائرہ
روشنی کا ایک ہالہ ہو گیا

آپؐ کا ہونا کوئی مشکل نہیں
نفس کو جس نے سنبھالا ہو گیا

نام جس نے بھی لیا سرکارؐ کا
مرتبہ اس کا دوبالا ہو گیا

دل میں تھے مستور جتنے رنج و غم
ان کا طیبہ میں ازالہ ہو گیا
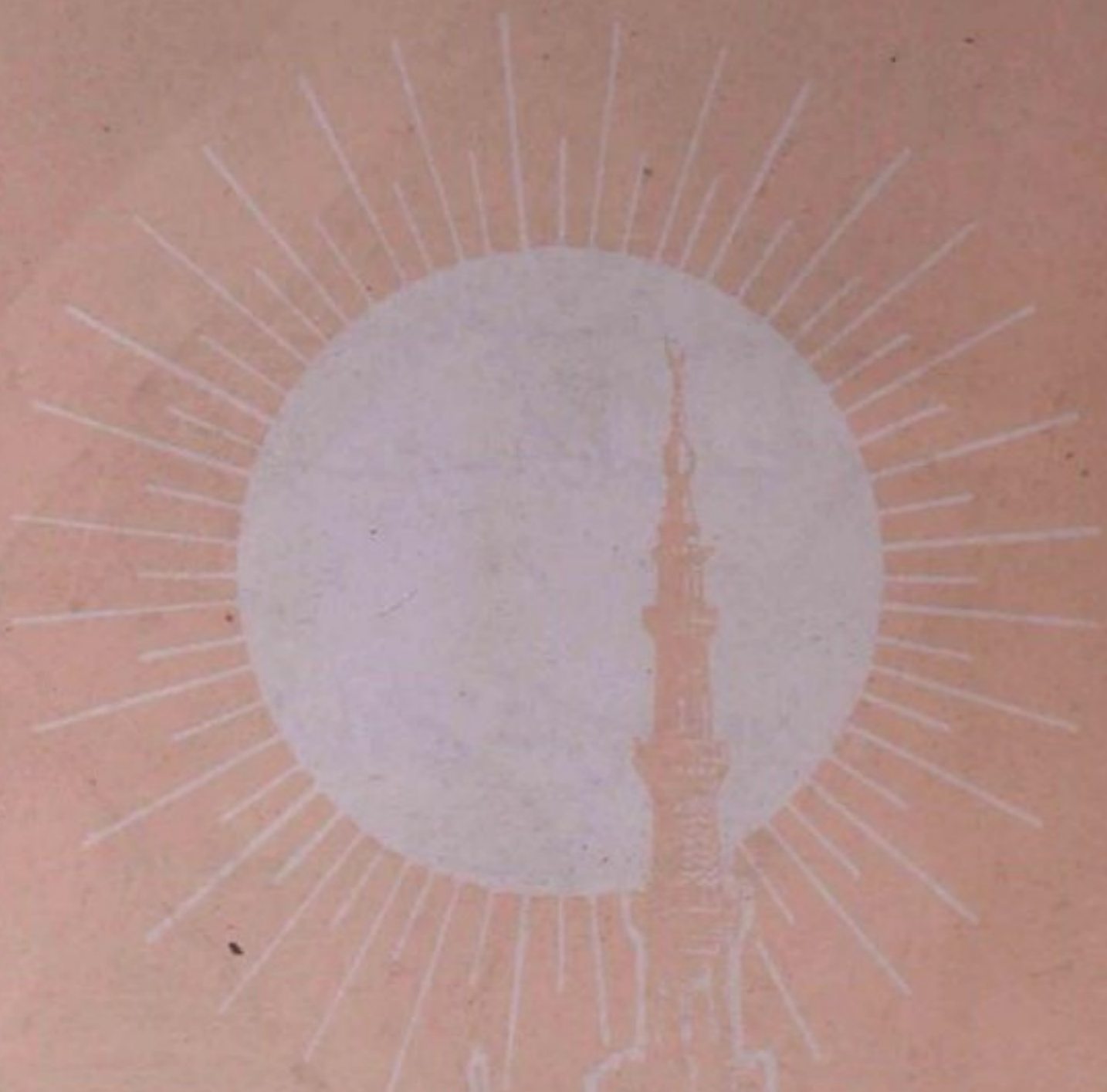
بے قراری کا سبب بھی خوب ہے
دل میں طیبہ کی طلب بھی خوب ہے

میں محمدؐ کی ہُوا ہوں خاکِ پا
مجھ سے راضی میرا ربّ بھی خوب ہے

باعثِ آرامِ جاں ثابت ہوا
نام اُن کا زیرِ لب بھی خُوب ہے

مجھ کو انؐ سے ہے عقیدت، اس لئے
مجھ کو صحرائے عرب بھی خُوب ہے

ہے بہارِ یادِ حضرتؐ جلوہ ریز
اوج پر بزمِ طرب بھی خُوب ہے

بارگاہِ خاص میں آہستہ چل!
تیرے حق میں یہ ادب بھی خُوب ہے

عشق میں مسرورؔ آقاؐ کے مرے
ہے جو کوئی جاں بہ لب بھی خُوب ہے
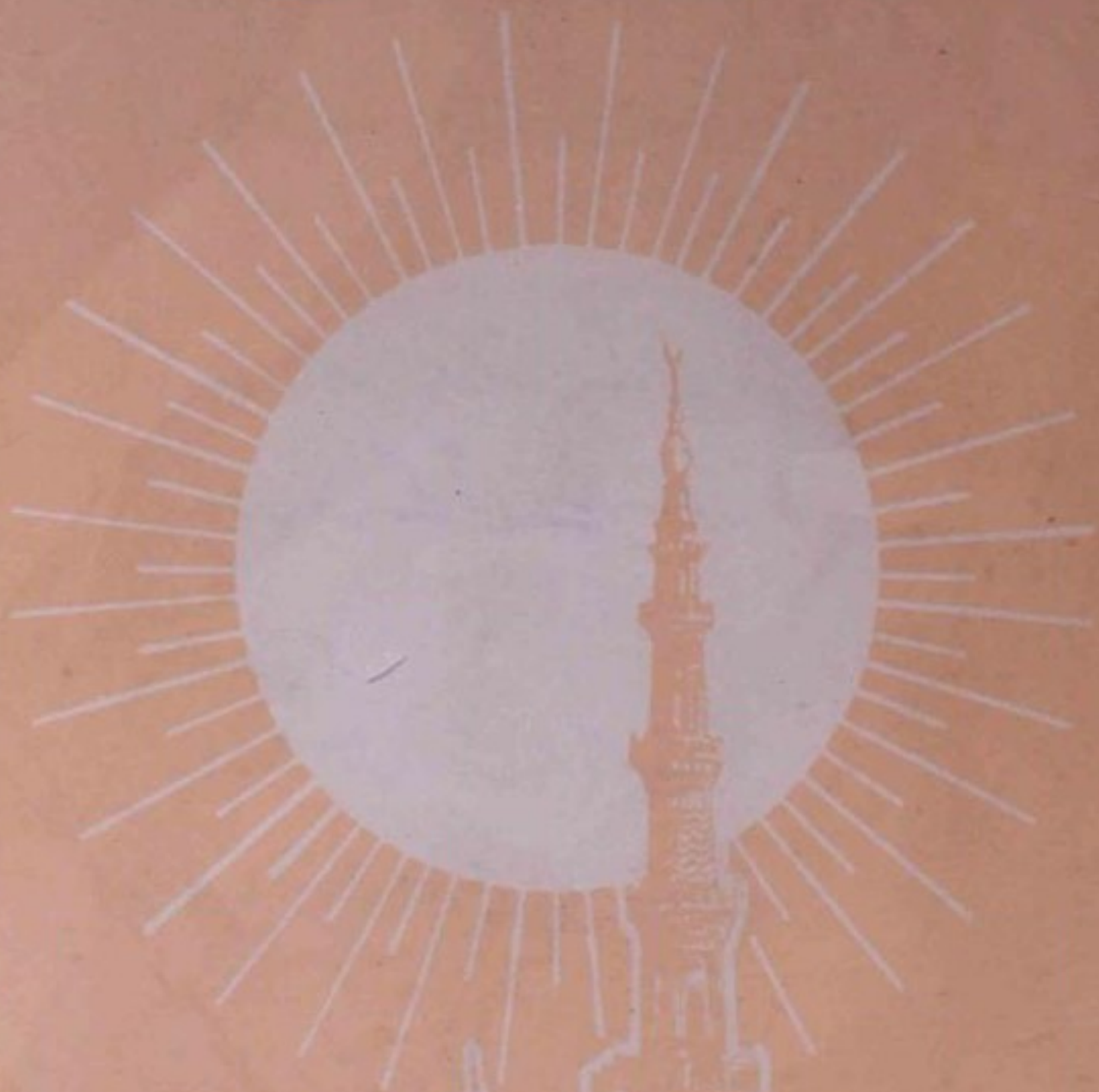
آپؐ سے بڑھ کر حسیں پیارے نبیؐ
ساری دنیا میں نہیں پیارے نبیؐ

آپؐ کے در سے جو لوٹا پھر اُسے
چین کیا ملتا کہیں پیارے نبیؐ

جس جگہ ہوں آپؐ کے نقشِ قدم
اُس جگہ میری جبیں، پیارے نبیؐ

جس طرح سایہ ہو انساں کے قریب
آپؐ یوں دل کے قریں پیارے نبیؐ

آستانہ جس زمیں پر آپؐ کا
رشکِ جنت وہ زمیں پیارے نبیؐ

آپؐ سے روزِ جزا کا آسرا
آپؐ سے دنیا و دیں، پیارے نبیؐ

غم زدہ ہے آپؐ کا مسرور بھی
ہو نہ یہ رُسوا کہیں پیارے نبیؐ
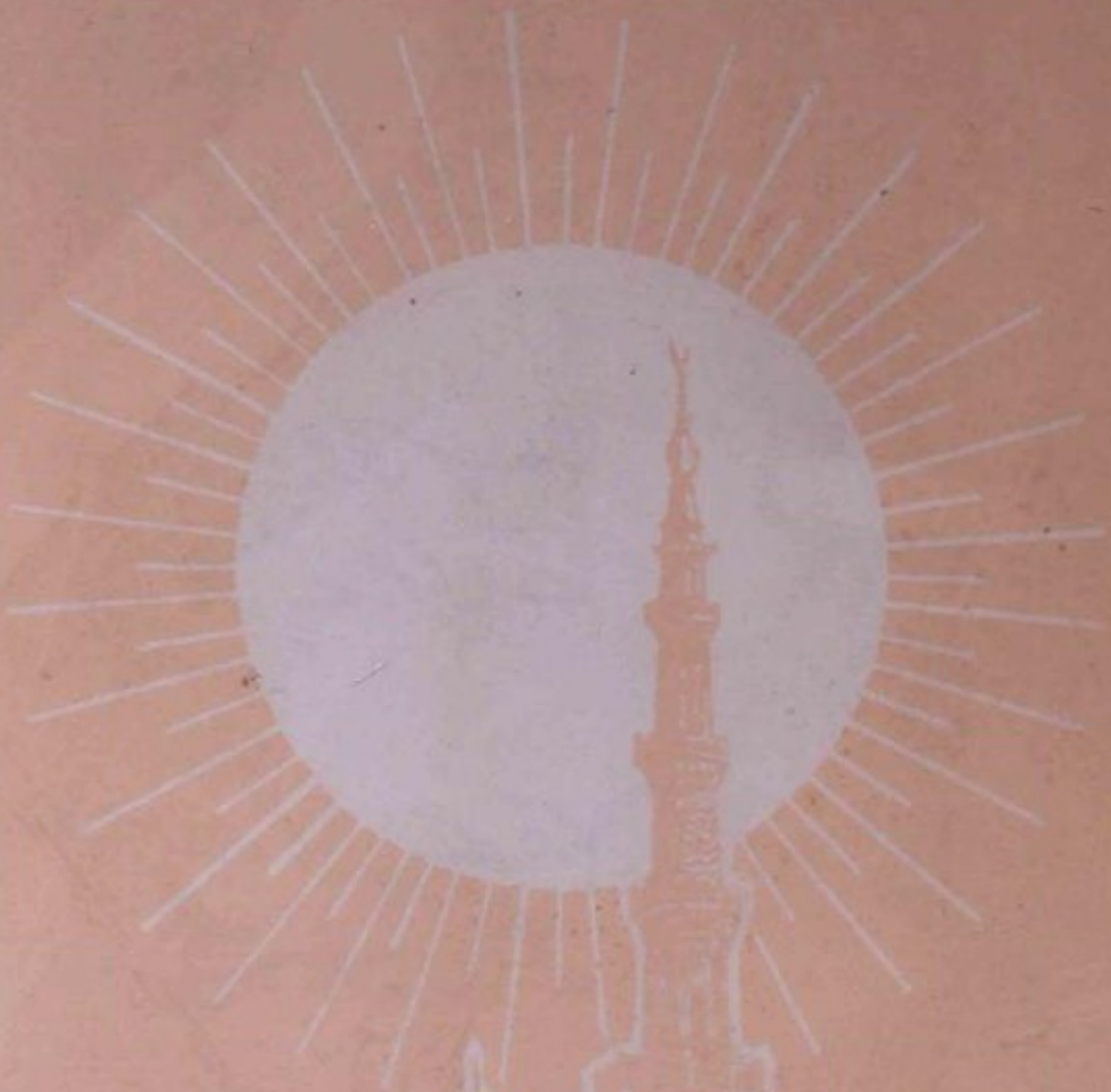
دِل کے دریچے کھولیں گے
جلوے اُن کے سمولیں گے

وُہ تو یقیناً دِل میں ہیں
اپنے دِل کو ٹٹولیں گے؟

ذکرِ نبیؐ سے روز و شب
کانوں میں رس گھولیں گے

سُوئے طیبہ جو بھی چلا
ساتھ اُسی کے ہو لیں گے

رضواں لے گا اُن کے قدم
نام نبیؐ کا جو لیں گے

آنکھیں کھُل تو سکتی ہیں
آنکھیں کب ہم کھولیں گے ؟

اشکِ ندامت سے مسرور
داغِ عصیاں دھولیں گے

کہاں تک بتائیں کہ کیا کیا مِلا
جو مانگا وہ پایا جو چاہا مِلا

وہ ممنونِ آقا ﷺ رہا دم بدم
ہدایت کا جس جس کو رستہ مِلا

دو عالم میں جس کی نہیں ہے مثال
ہمیں کملی والا وہ آقا مِلا

بہ فیضِ حبیبِ خدائے جہاں
خدا تک پہنچنے کا زینہ مِلا

خوشی کا نہ دیکھا تھا ایسا سماں
کہ جس کو بھی دیکھا وہ روتا مِلا

خُنک چھاؤں بن کر ہے سایہ فگن
یہ دامن ہمیں آج کس کا مِلا؟

ہمارے بھی مسرور جاگے نصیب
ہمیں بھی شفاعت کا مژدہ مِلا
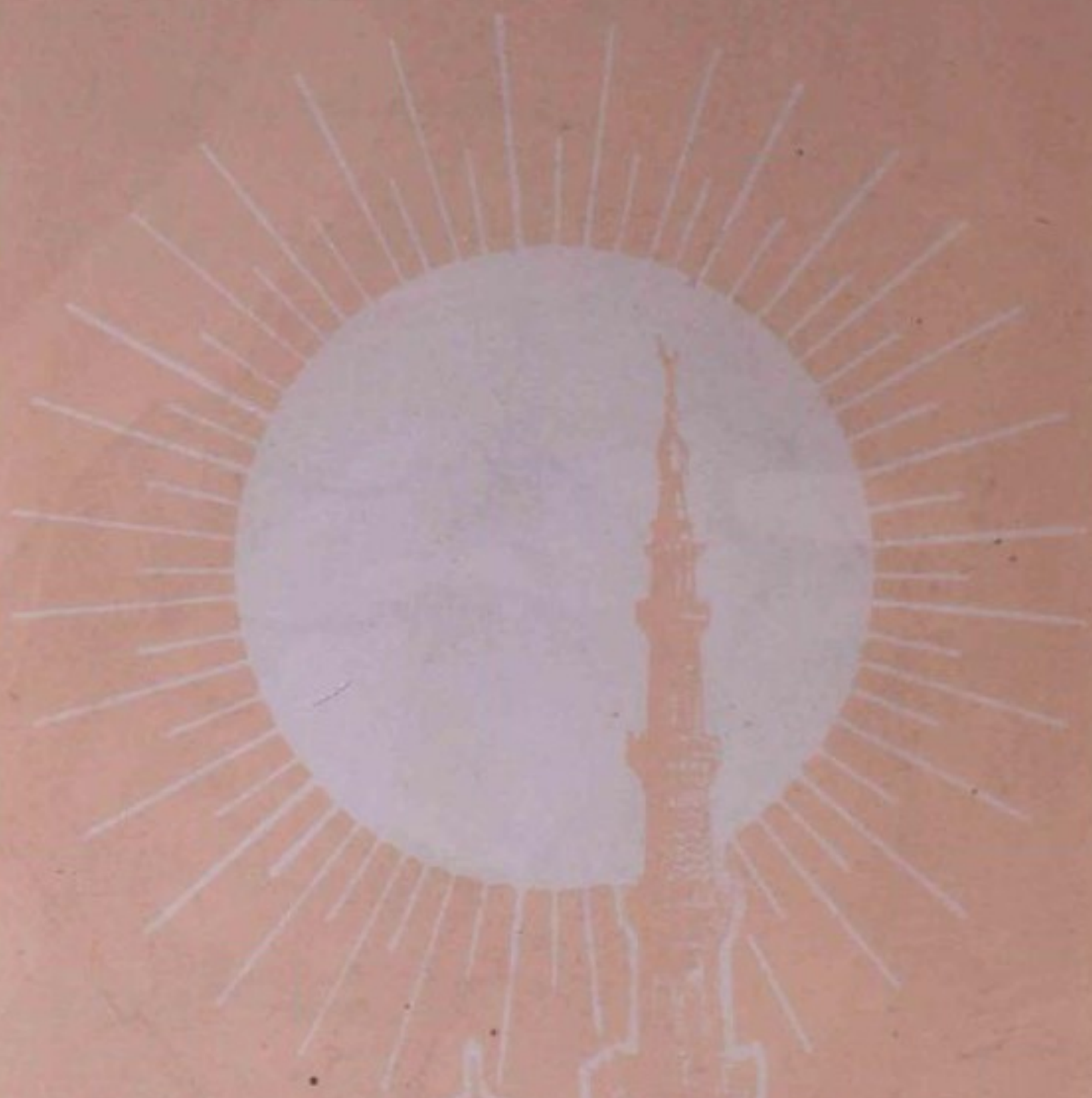
دل میں طیبہ کا ارادہ ہوگیا
خود بخود آسان جادہ ہوگیا

وہ ہوئے جب مائلِ لطف و کرم
میرا دامن بھی کُشادہ ہوگیا

باریابی کی سعادت جب ملی
شوق بھی میرا زیادہ ہوگیا

ربِّ اکبر کی نظر میں محترم
آپؐ کا کیسا خانوادہ ہوگیا

میکدہ اور میکدہ بھی آپؐ کا!
جو بھی آیا غرقِ بادہ ہوگیا

آپؐ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر
پھر گناہوں کا اعادہ ہوگیا

جب کہا مسرور نے شاہِ اُممؐ
دردِ غم میں استفادہ ہوگیا

نظروں میں سمایا ہوا ہر آن مدینہ
آسودگیٔ شوق کا سامان مدینہ

جذبہ ہی نہ ہو دل میں تو مشکل بھی بہت ہے
پُر شوق ارادہ ہو تو آسان مدینہ

سب پھول ہوں اوصافِ نبیؐ کے جہاں یکجا
وہ محفلِ دنیا کا ہے گلدان مدینہ

سو بار وہ قرباں نہ ہو جائے تو کہنا
اک بار اگر دیکھ لے انسان مدینہ

کیا کیا نہ کھلیں پھول، بہاریں ہوں نچھاور
ہو زیست کا اے دوست جو عنوان مدینہ

دل کھلتا ہے آپؐ کے جلووں سے شب و روز
ہے آرزو تے شوق کا میدان مدینہ

کیا پوچھتے ہو کیا ہے مدینے سے تعلق؟
مسرور مرا دل ہے مری جان مدینہ

بارگاہِ مصطفےؐ میں آ گئے
ہم اندھیرے سے ضیا میں آ گئے

حُسن و رعنائی کے سارے زاویئے
آپؐ کے اک نقشِ پا میں آ گئے

طالبِ لطف و سخا تھے جسقدر
کوچۂ لطف و سخا میں آ گئے

اشک، آہیں، بے قراری، بے کلی
کتنے معنی اک صدا میں آگئے

بس وہی لمحے تو ہیں جانِ حیات
کام جو راہِ خدا میں آگئے

کب سلیقے تھے نواؤں کے مجھے
اب سلیقے بھی نوا میں آگئے

صاحبِ لطف و کرم کے فیض سے
وصف رحمت کے ہوا میں آگئے

کھل اٹھا مسرور دل کا گلستاں
جب مدینے کی فضا میں آگئے

چراغِ حرا
کے بعد
مسرور کیفی کا دوسرا نعتیہ مجموعۂ کلام
خیرالوریٰ
سہ رنگی طباعت
معیاری جلد
آفسٹ پیپر
دلنشیں سرورق
مکتبۂ عروجِ ادب۔ رمضان اسٹریٹ، کراچی ۲